فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر

قربانی

تاریخ • حقائق • فضائل • مسائل

از

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

Marfat.com

Marfat.com

فصلِّ لربّك وانحر
اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر

قربانی

تاریخ ۔ حقائق ۔ فضائل ۔ مسائل

از

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

تنظیم الاسلام پبلیکیشنز
مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ 121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
0431-41160

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ ادارہ محفوظ

قربانی

باراول .... جنوری 2002 .... تعداد 1.100

ھدیہ .... Rs 50/.00

ناشر

تنظیم الاسلام پبلیکیشنز

121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

0431-41160

Marfat.com

اِنتساب

آفتاب نقشبندیت • ماہتاب مجددیت

خطیب العصر • وحید الدھر

شارح مکتوبات امام ربانی • حامل فیوضات مجدد الف ثانی

سیدی و مُرشدی و اُستاذی

حضرت علامہ شیخ طریقت ابوالبیان **محمد سعید احمد مجددی** مدظلہ العالی

متعنا الله بطول حیاته

بانی عالمی اِدارہ تنظیم الاسلام

کے مبارک نام

جو مجسمۂ تسلیم و رضا اور پیکر اخلاص و وفا ہیں

جن کا وجود مسعود ملت اسلامیہ کیلئے مشعل راہ ہے

اور جن کی دین اسلام کے لئے قربانیاں ہر شک و شبہ سے بالاتر ہیں

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

.....

نیاز مند

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ لطیف

جانشین بحرِ علم وعرفان، نائب ابوالبیان حضرت علامہ

صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی مدظلہ

امیر اعلیٰ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

اپنی ذات، بات اور خواہشات کو محبوب کے قدموں میں رکھ دینا اور محبوب کی رضا پر فنا ہو جانا قربانی کہلاتا ہے۔ یہ جذبۂ تسلیم و رضا بھی ہے اور ہدیۂ خلوص و وفا بھی جس کی بہترین مثال سیدنا ابراہیم خلیل اللہ و سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہما السلام نے پیش کی۔

روایت مع الدرایت اور نقل مع العقل دلائل کا اکمل و احسن درجہ ہے۔ اس مفہوم کو پیش نظر رکھتے ہوئے فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی نے زیر نظر کتاب ''قربانی'' کو ترتیب دیا ہے۔

دعا ہے اللہ رب العزت جل مجدہ الکریم اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کے صدقے علامہ موصوف کے علم، عمل اور اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

العبد الفقیر

محمد رفیق احمد مجددی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

نازش اہلسنت، خطیب ملت حضرت علامہ

صاحبزادہ سید **احمد فاروق شاہ** مجددی مدظلہ

امیر عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

زیر نظر کتاب ''قربانی'' فاضل شہیر حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی کی ایک بہترین کاوش ہے۔ قدرت نے آپ کو گوناں گوں صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ درس وتدریس سے وابستہ ہونے کے باوجود ایک ابھرتے ہوئے نوجوان مقرر اور بہترین مناظر بھی ہیں جس کی نمایاں جھلک آپ کی تحریر میں جا بجا نظر آتی ہے۔ اپنے موقف پر مضبوط اور کثیر دلائل وحوالہ جات، قرآن وسنت اور آئمہ مجتہدین کی آراء کی روشنی میں قائم کرنا اور مخالفین کے اعتراضات کا مسکت اور دندان شکن جواب، قرآن واحادیث کے ساتھ ساتھ انہی کے فتاوٰی جات اور اسلاف کی کتب سے دینا آپ کی تحریر کی امتیازی خصوصیات ہیں۔

عصر حاضر میں ہمیں ایسے ہی باصلاحیت اور علمی وادبی ذوق وشوق رکھنے والے نوجوانوں کی اشد ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

العبد الفقیر

سید احمد فاروق شاہ مجددی غفرلہ

Marfat.com

عرضِ مصنّف

1997ء میں جب راقم کو اپنی مادرِ علمی ''دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ'' ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ میں تدریس کے فرائض انجام دینے کیلئے متعین کیا گیا تو استاذی المکرّم، استاذ الاساتذہ، حضرت علامہ محمد رفیع الدین مجددی دام ظلہٗ نے حکم فرمایا کہ ''درس وتدریس کے ساتھ ساتھ مختلف اسلامی موضوعات پر مختصر اور جامع انداز میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھا کرو کہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے'' چنانچہ تصنیف وتالیف کی تمام تر نزاکتوں کے باوجود استاذ محترم کی ترغیب پر راقم نے اس پُر خار وادی میں قدم رکھ دیا اور پہلی فرصت میں ہی اسلامی عقائد پر ''گلدستۂ ایمان'' کے نام سے تقریباً تین سو صفحات پر مشتمل ایک مسوّدہ تیار کر دیا۔

علاوہ ازیں ''اہل جنت اہل سنت''۔ ''اہلسنت کی پہچان'' اور دیگر متعدد موضوعات پر مسوّدے تیار پڑے اشاعتی مراحل طے کرنے کی انتظار میں ہیں جبکہ کئی مضامین، اہلسنت کے مؤقر جرائد میں شائع ہو چکے ہیں اور چند پمفلٹ منصّہ شہود پر بھی آ چکے ہیں۔

شیخ طریقت، شارح مکتوبات امام ربانی، حضرت علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی دامت برکاتھم العالیہ وشفاہُ اللہ شفاءً کاملاً نے یہ کرم فرمایا کہ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے گلدستہ میں شامل فرما کر شعبۂ دعوت وتبلیغ کی خدمات بجالانے کا موقع مرحمت فرمایا۔

یہ قبلۂ عالم کی شفقت ومحبت اور بندہ نوازی کا نتیجہ ہے کہ پیشِ نظر کتاب ''قربانی'' تنظیم الاسلام پبلی کیشنز کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ راقم اس حوصلہ

Marfat.com

افزائی پرادارہ کے تمام عہدیداران اور تنظیم الاسلام پبلی کیشنز کے جملہ ارکان کا شکر گذار ہے بالخصوص حضرت علامہ صاحبزادہ سید احمد فاروق شاہ مجددی اور مولانا حافظ محمد تنویر حسین مجددی جنہوں خصوصی محبت فرماتے ہوئے اپنے قیمتی لمحات سے وقت نکال کر پروف ریڈنگ اور تسوید وترتیب کے مراحل میں مخلصانہ تعاون فرمایا اور کتاب کے حسن کو مزید نکھارا۔

قارئین سے التماس ہے کہ اگر اس کتاب سے کوئی سقم پائیں تو نشاندہی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کردی جائے۔ نیز درخواست ہے کہ محسن اہل سنت، حضرت علامہ ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی مدظلہ بانی عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کی شفائے کاملہ، صحت عاجلہ اور درازی عمر کے لئے دعائے خیر بھی فرمائیں۔

ان ارید الاالاصلاح مااستطعت، وماتوفیقی الاباللہ احقر العباد

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

مدرس :۔ دارالعلوم نقشبندیہ امینیہ

۱۴۷ اے بلاک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
تقاریظ	
عرض مصنف	6
دیباچہ	11
باب نمبر1	
تاریخ قربانی	15
سب سے پہلی قربانی	15
دور جاہلیت کی چند قربانیاں	18
اہل فارس کی قربانیاں	18
ہندو مذہب میں قربانی	19
عبرانیوں کی قربانیاں	20
اہل یونان کی قربانی	21
اہل چین کی قربانی	21
اہل مصر کی قربانی	21
ابراہیمی دور کی قربانیاں	23
نمرود کی قربانی	23
کفار و مشرکین کی قربانیاں	24
حضرت نوح علیہ السلام کی قربانی	26
حضرت ابراہیم واسماعیل کی قربانی	26

عنوان	صفحہ
حضرت سلیمان علیہ السلام کی قربانی	32
بنو اسرائیل کی قربانی	33
یہودیوں کی قربانی	33
حضرت عبدالمطلب کی قربانی	34
حضرت عبداللہ کی قربانی کا ذکر زبان رسالت پر	35
باب نمبر2	
اسلام کا تصور قربانی	38
قربانی حکم خداوندی ہے	38
قربانی سنت ابراہیمی ہے	40
قربانی سنت مصطفوی ہے	41
باب نمبر3	
اسلامی دور کی چند قربانیاں	42
بانی اسلام کی قربانیاں	42
دنبوں اور مینڈھوں کی قربانی	42
بکریوں کی قربانی	44

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
گائے کی قربانی	45	بچے کی پیدائش پر قربانی (عقیقہ)	57
اونٹ کی قربانی	46	حج کے موقع پر قربانی	58
اونٹوں کا مظاہرہ عشق ومحبت	47	عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی	59
صلح حدیبیہ کے دن قربانی	48	باب نمبر4	
ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی	48	**فضائل قربانی**	60
آل اورامت کی طرف سے قربانی	49	باب نمبر5	
اپنی ولادت کی خوشی میں قربانی	49	**مسائل قربانی**	64
نواسوں کی ولادت پر قربانی	50	قربانی دینے والا حجامت نہ بنوائے	64
حضور ﷺ جانور ذبح کیسے فرماتے ؟	50	جسے قربانی کی طاقت نہ ہو؟	65
صحابہ کرام کی قربانیاں	51	قربانی ہر سال ہے	66
قربانی کا حکم سب کیلئے	52	قربانی کے جانور	66
قربانی کے متعلق چند الفاظ کی وضاحت	53	جانوروں کے اوصاف	67
نسک	53	کونسا جانور افضل ہے؟	67
منسک	54	جانور کن عیوب سے پاک ہو؟	68
ھدی	54	چھوٹے کانوں والا جانور	69
قربان	55	جانوروں کی عمریں	69
عقیقہ	56	مسنہ	69
نحر	56	جذعہ	69
اضحیہ	56	جذعہ کی قربانی	71
قربانی کے مختلف مواقع	57	امام ترمذی کا تبصرہ	72

Marfat.com

عنوان	صفحہ
جانوروں میں شراکت	
بھیڑ ، بکری	73
اونٹ اور گائے	73
جانوروں کی خدمت اور احترام	73
جانور پر سوار ہونا	74
قربانی کا وقت	76
قربانی کے صرف تین دن	76
قرآن مجید سے دلائل	77
احادیث مبارکہ سے دلائل	78
صحابہ کرام اور آئمہ عظام کے کا مؤقف	79
وہابی علماء کا اقرار	80
عبیداللہ مبارکپوری کا اعتراف	81
الیاس اثری کا اقرار	81
فتاوے علماء حدیث	81
علامہ ابن حزم کی تصحیح	82
چوتھے روز قربانی کے دلائل کا تجزیہ	82
پہلی دلیل	82
دوسری دلیل	83
تیسری اور چوتھی دلیل	83
چوتھے دن قربانی سنت نہیں	85
مخلصانہ گذارش	86

عنوان	صفحہ
کیا قربانی واجب ہے؟	88
فقہاء ومحدثین کے اقوال	88
غیر مقلد علماء کی آراء	89
مسافر کی قربانی	90
قربانی صرف جانور کا خون بہانے سے ہی ادا ہوگی۔	90
قربانی ایک اسلامی یادگار ہے	91
قربانی نسل کشی نہیں	92
قربانی صرف مکہ سے خاص نہیں	92
ذبح کے آداب	93
کیا عورت ذبح کرسکتی ہے؟	94
ذبح کا طریقہ	94
ذبح کے وقت کی دعا	94
کھال کب اتاریں؟	95
اگر جانور بچہ جن دے؟	95
گوشت کی تقسیم	95
قربانی کی کھال اور دیگر اشیاء کا حکم	96
گوشت ذخیرہ کرنا	97
پورے گھر کی طرف سے اجتماعی قربانی	99
میت کی طرف سے قربانی	99
اشیائے خورد ونوش پر قرآن خوانی	100

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

قربانی زندہ قوموں کا شعار ہے۔قربانی سے طاقتوری کا اظہار بھی ہوتا ہے اور بہادری کا بھی۔تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جس قوم نے قربانی دینا سیکھ لیا وہ دنیا کی طاقتور اور بہادر ترین قوم کہلانے لگی اور سب اس قوم کی تحسین کرنے لگے۔

قربانی، قربانی دینے والوں کو پستی کی بجائے بلندی عطا کر دیتی ہے۔۔۔ کمزوری چھین کر شہزوری دیتی ہے۔۔۔گمنامی کے اندھیروں سے نجات دے کر ناموری کی تابانیوں سے ہمکنار کرتی ہے۔۔۔ دردفرقت میں جلنے والوں کو پیغام وصل سناتی ہے۔قربانی، سخاوت کا باعث بھی ہے اور سعادت کا بھی۔۔۔عظمت کا سبب بھی ہے اور رفعت کا بھی۔صفحات کائنات بتاتے ہیں کہ خوشگوار اور لازوال زندگی اسی قوم کا مقدر بنی جس نے مرنا اور قربان ہونا سیکھ لیا ۔

جو دیکھی ہسٹری میں نے تو یہ مجھ کو یقیں آیا
جسے مرنا نہیں آیا اسے جینا نہیں آیا

اس بات پہ یقین نہ آئے تو مہندی کی بناوٹ پر غور کر لیں کہ اس نے محبوب کے تلووں کے بوسے لینے کے لئے کیسے کیسے صبر آزما، حوصلہ شکن مراحل کو طے کیا۔۔۔ کتنے دکھ اور مصائب جھیلے، کتنی تکلیفوں اور سختیوں سے دوچار ہونا پڑا کہ ۔

Marfat.com

کٹی کچلی گئی پس کر چھنی بھگی گندھی مہندی
جب اتنے دکھ سہے پھر جا کے قدموں سے لگی مہندی

وصل یار معمولی چیز نہیں، زہے نصیب کہ یہ حاصل ہو۔۔۔محبوب کے قدموں کا بوسہ اتنا مشکل اور ہمت طلب ہے تو زلف یار کا بوسہ کس قدر آزمائشوں اور امتحانوں کا حامل ہوگا؟

یہ تو کنگھی ہی بتا سکتی ہے کہ اس نے کونسی کٹھن منزلوں کو سر کیا تب کہیں جا کر زلف محبوب کا وصل نصیب ہوا

جد تک عاجز کنگھی وانگوں آرے ہیٹھ نہ آوے
یار سجن دیاں زلفاں تائیں کیونکر انگ لگاوے

اسی طرح مٹی بھی کمہاروں کا ظلم وتشدد برداشت کرتی ہے۔۔۔مصائب اور تکالیف کو جھیلتی ہے۔۔۔حتیٰ کہ ایک عرصہ تک آگ کے شعلوں کی تپش برداشت کرتی ہے پھر کہیں جا کر پیالے کی شکل نصیب ہوتی ہے اور محبوب کے ہونٹوں تک رسائی ملتی ہے۔

یہ جان فروشیاں، وفا شعاریاں اور تسلیم ورضا مندیاں صرف محبوب اور مطلوب کی رضا، قرب اور وصال حاصل کرنے کی خاطر ادا کی جا رہی ہیں۔۔۔ قربانی دینے والا اپنی جان داؤ پر لگا کر، اپنی خوشیاں اور آرزومندیاں دوسروں کی جھولی میں ڈال دیتا ہے اور اس انتظار میں رہتا ہے کہ کبھی تو اسکا محبوب اسکی طرف نظر محبت سے دیکھے گا اور یوں اسکے سارے غم اور دکھ کافور ہو جائیں گے۔ایک عربی شاعر نے کیا خوب کہا

نفس المحب علی الآلام صابرة
لعل متلفها یوما یداویها

یعنی محبّ صرف اسی لئے اتنے جانکاہ صدمے برداشت کرتا ہے کہ کبھی تو اس کا محبوب اپنے دکھی اور زخمی محبّ کے زخموں پر مرہم رکھے گا۔

محبوب کا ایک دفعہ دیکھ لینا ہی سارے غموں اور دکھوں کا علاج ہے اور محبوب کی خوشی یقیناً قربانی ہی سے نصیب ہوتی ہے۔

کائنات کا ذرہ ذرہ اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ قربانی کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ بظاہر حیات دنیوی ختم ہوتی دکھائی دیتی ہے لیکن اسکے عوض حیات ابدی وسرمدی مل جاتی ہے۔ ایک تن آور، سرسبز وشاداب درخت کو کاٹ دیا جاتا ہے، اس کی پیاری اور ٹھنڈی چھاؤں سے محرومی کا احساس ہوتا ہے لیکن وہ درخت بزبان حال پکار رہا ہوتا ہے کہ اے افسوس کناں! غم نہ کر میرا کٹنا بے کار اور بے مقصد نہیں ہے بلکہ میری یہ موت دوسروں کی حیات کا سامان ہوگی میں تو ڈوبنے والوں کے لئے کشتی بن جاؤں گا، گھروں کی حفاظت کے لئے دروازے اور کھڑکیاں بن جاؤں گا، آرام وراحت کے لئے میز اور کرسیاں بن جاؤں گا اور ایک زمانہ اس سے مستفید ہوتا رہے گا۔

ایک دانہ کو جب مٹی میں دبایا جاتا ہے بظاہر وہ ختم ہوتا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں وہ بھی کہہ رہا ہوتا ہے مجھے بے نشان سمجھنے والو! میں مٹا نہیں --- تمہارے ہاتھوں مٹی میں اس لئے مل رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کو دانوں سے بھردوں۔ میں خاک میں مل کر گل وگلزار بن جاؤں گا اور تمہاری زندگی کو خوشگوار بنا دونگا۔

حقیقت یہ ہے جو قربان ہوتا ہے وہ صرف نظروں سے اوجھل ہوتا ہے مگر حقیقت میں پوری قوم کو زندگی بخش جاتا ہے اور پورے معاشرے میں اس کی جاں فروشی کے اثرات مرتب ہوتے ہیں فرمان خداوندی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل

Marfat.com

اللہ اموات.....(الخ، البقرہ ۱۵۴) میں اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ سچ تو یہ ہے

ے بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

ے شہید اک مقصد اعلیٰ کی خاطر دے کے قربانی
نوید زندگی لاتے ہیں بہر نوع انسانی

مندرجہ بالا حقائق سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ زندگی اسی قوم اور اسی معاشرے کو ملتی ہے جو مرنا اور قربان ہونا سیکھ لیتے ہیں۔ جنہیں مرنا، مٹنا اور قربان ہونا نہیں آتا وہ حقیقی زندگی سے کوسوں دور رہتے ہیں

ے نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

Marfat.com

باب نمبر ۱

تاریخ قربانی

قربانی کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خود انسان کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اور ہر معاشرے نے اپنے اپنے مذہبی عقائد و نظریات کے مطابق اسے اپنائے رکھا۔

سب سے پہلی قربانی

تاریخ انسانی میں سب سے پہلی قربانی انسان اول حضرت ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں نے پیش کی تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واتل علیھم نبأ ابنی ا دم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل مس الاخر قال لا قتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین (المآئدہ، ۲۷)

ترجمہ: اور آپ انہیں آدم کے دونوں بیٹوں کی خبر ٹھیک ٹھیک پڑھ سنایئے! جب دونوں نے قربانی دی تو قبول کی گئی ایک سے اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے۔ (اس دوسرے نے) کہا قسم ہے میں تمہیں قتل کر ڈالوں گا۔ (پہلے نے) کہا (تو بلا وجہ ناراض ہوتا ہے) قبول فرماتا ہے اللہ صرف پرہیز گاروں سے۔

اس قربانی کی تفصیل کچھ یوں ہیں:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف روانہ فرمایا۔۔۔ افزائش نسل کا سلسلہ چلا۔۔۔ انتظام یوں کیا گیا کہ حضرت حوا سلام اللہ علیہا کے ہاں ایک حمل

Marfat.com

سے دو بچے (لڑکا اور لڑکی) پیدا ہوتے تھے۔صرف حضرت شیث علیہ السلام تنہا پیدا ہوئے وہ بھی حضرت ھابیل کے بدلے میں۔آپ کے ہاں سب سے پہلے پیدا ہونے والے جوڑے کا نام قابیل اور اقلیمہ ہے۔بعض کے نزدیک یہ جوڑا جنت میں پیدا ہوا تھا۔اسکے بعد دو سال کے وقفہ سے جو جوڑا متولد ہوا اس کا نام ہابیل اور لیوذا ہے۔سب سے آخری جوڑے کا نام ابوالمغیث اور ام المغیث ہے۔حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کی تعداد چالیس بیٹے اور بیٹیاں ہیں جبکہ آپ کی وفات کے وقت آپ کے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد چالیس ہزار تک پہنچ چکی تھی۔

نکاح کا طریقہ یوں تھا کہ ایک جوڑے کا لڑکا اور دوسرے جوڑے کی لڑکی کو ملا کر ازدواجی رشتہ قائم کر دیا جاتا تھا۔حضرت آدم علیہ السلام نے جب پہلے دونوں جوڑوں کے تعلق زوجیت کو استوار کرنے کا ارادہ فرمایا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ قابیل کا نکاح لیوذا سے اور ھابیل کا نکاح اقلیمہ سے کر دو۔حضرت آدم علیہ السلام نے یہ فیصلہ دونوں صاحبزادوں کو سنایا۔حضرت ھابیل نے تو دل وجان سے تسلیم کیا لیکن قابیل اکڑ گیا۔کہنے لگا کہ میں نکاح کروں گا تو اپنے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی اقلیمہ سے ہی کروں گا۔۔۔کیونکہ وہ نہایت خوبصورت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے لاکھ سمجھایا کہ بیٹا!۔۔۔یہ حکم خداوندی ہے، اسے مت ٹالو! مگر قابیل انکار کرتا رہا۔۔۔بلکہ کہنے لگا یہ خدا کا حکم نہیں ہے آپ اپنی رائے اور مرضی سے ایسا کر رہے ہیں لہذا میں آپکے حکم کو نہیں مانوں گا۔اس پر حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ چلو اس طرح کرو کہ اپنی اپنی قربانی بارگاہ ربوبیت میں پیش کرو جس کی قربانی مقبول ہوگئی وہ اقلیمہ سے شادی کا حقدار ہوگا۔۔۔حضرت ھابیل نے اس فرمان کو راضی خوشی قبول کیا۔۔۔لیکن قابیل نے صرف کاروائی اور خانہ پری کے طور پر مثبت اشارہ کیا اور دل میں یہ رکھا کہ میری قربانی مقبول ہویا

Marfat.com

مردود، میں ہر حال میں اقلیمہ سے شادی کر کے رہوں گا۔ چنانچہ دونوں اٹھے اور اپنی اپنی قربانی دینے کے لئے چلے گئے۔۔۔حضرت ھابیل بھیڑ، بکریوں کے مالک تھے اور قابیل کھیتی باڑی کرتا تھا۔۔۔ھابیل اللہ کے حکم پر راضی تھے اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے ایک نفیس ترین دنبہ ذبح کیا۔۔۔اور قابیل کے دل میں نفسانی خواہشات اور شیطانی اثرات نے ڈیرہ جما رکھا تھا، اسے خدا کی رضا ہرگز مطلوب نہ تھی اور وہ چاہتا تھا کہ میری قربانی قبول نہ بھی ہو پھر بھی اقلیمہ میرے ہی نکاح میں آئے گی۔ چنانچہ اس نے نہائت ردی اور گھٹیا قسم کی گندم پیش کی۔۔۔دونوں چیزوں کو ایک پہاڑ پر رکھا گیا۔۔۔آسمان سے آگ اتری اور ھابیل کی قربانی کو جلا گئی۔ یہ آگ کا جلانا اس بات کی دلیل تھی کہ حضرت ھابیل کی قربانی مقبول ہے اور قابیل کی قربانی مردود۔۔۔جب قابیل نے یہ منظر دیکھا تو بجائے سمجھنے کے الٹا حسد کی آگ میں جلنے لگا اور حضرت ھابیل سے کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کردوں گا۔ حضرت ھابیل نے فرمایا کہ بھائی! اس میں میرا کیا قصور ہے؟۔۔۔کسی کی قربانی قبول کرنا یا رد کرنا خدا کا کام ہے۔ لہذا تم اس برے ارادے سے باز آجاؤ ورنہ بہت خسارا اٹھاؤ گے۔۔۔لیکن قابیل کی شیطانیت کو چین نہ آیا اور صرف نسوانی حسن کے لالچ میں آکر اس نے اپنے سگے بھائی کو قتل کردیا اور دوزخیوں میں سے ہوگیا۔ یوں یہ روئے زمین پر پہلا قاتل تھا اور یہ پہلی قربانی تھی جو خدا کی بارگاہ میں پیش کی گئی۔

(قرطبی ج ۳ ص ۱۳۴ جز ء ۱۰۔ خازن ج ۱ ص ۴۵۵۔ مظہری ج ۳ ص ۷۸ وغیرہ)

قربانی کا تصور بلا امتیاز تمام مذاہب میں موجود رہا ہے۔ اس قربانی کی نوعیت کیا رہی ہے اس کے متعلق تفصیلاً بیان کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔۔۔ تاہم مختلف قربانیوں کے متعلق مختصر اشارات پیش خدمت ہیں۔

Marfat.com

دور جاهلیت کی چند قربانیاں

قدیم زمانہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ لوگ بیجوں کی بوائی کے موسم میں زمین میں بیج ڈالنے سے قبل انسانی جان کو قربان کرتے تا کہ وہ فصل حاصل کرسکیں۔ یہ قربانی کسی معمولی شخص کی نہیں ہوتی تھی بلکہ اس کے لئے کسی ایسے نوجوان مرد یا دوشیزہ عورت کو منتخب کیا جاتا تھا جس نے خصوصی نگہداشت میں تربیت پائی ہو اور وہ حسن و جمال میں بھی نمایاں ہو۔۔۔

(ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ ص ۲۴۔۲۵ شمارہ مئی ۱۹۹۵ء)

اسی طرح ایران، پاک و ہند، یونان، روم، عرب، افریقہ، قدیم امریکہ میں قربانی کا عام رواج تھا اور یہ قربانیاں رضائے الٰہی، کفارہ معاصی، ازالہ غضب اصنام اور شاعر کے ملکہ شعر گوئی کی افزائش وغیرہ کے لئے دی جاتی تھیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص ۹۲۰ جلد ۷)

اہل فارس کی قربانیاں

1...... ایران میں آریہ لوگوں کی سکونت تھی، یہ لوگ عناصر طبعی، اجرام فلکی اور قدرتی طاقتوں کی پرستش کرتے تھے۔ آگ کی پوجا اور پرستش تو عام ہوتی تھی، اسی کے لئے قربانیاں دی جاتی تھیں۔ (ضیاء النبی ۱/۵۰ بحوالہ ہسٹری آف پرشیا ص ۳۹۷)

2...... ساسانی خاندان کے مختلف لوگوں نے علیحدہ علیحدہ آتشکدے بنا رکھے تھے، جن میں آذر گشنسپ آتشکدہ جو آذربائیجان میں واقع تھا۔۔۔ شاہان ساسانی تکلیف و مصیبت کے وقت اس آتش کدے کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے اور وہاں نہائت فیاضی کے ساتھ زر و مال کے چڑھاوے چڑھاتے تھے اور زمین و غلام اس کے لئے وقف کرتے تھے۔

(ضیاء النبی جز ا ص [illegible] بحوالہ ایران بعہد ساسانیاں خلاصہ ص ۲۱۸)

Marfat.com

3...... آریہ اصنام پرست تھے اور ان کے دیوتا فطری قوتیں تھیں یا وہ اشخاص جو ان قوتوں کا پیکر سمجھے جاتے تھے۔ ابتداء میں نہ بت بنائے جاتے تھے اور نہ ان کے لئے بت خانے تعمیر کئے جاتے۔ دیوتاؤں کی بڑی پوجا یہ تھی کہ ان کے لئے قربانیاں دی جاتیں۔ عام طور پر اناج اور دودھ کی قربانیاں پیش کی جاتی تھیں۔ گوشت ان دیوتاؤں کی قربان گاہ پر جلایا جاتا۔ پجاری خود بھی اسے کھاتے تھے اور اس کا بہترین حصہ پروہت (مذہبی کاموں کو باقاعدہ کرنے یا کرانے والا) کو دیا جاتا ہے۔ سب سے مرغوب ترین قربانی سومہ تھی۔ یہ ایک شراب ہے جو ایک پہاڑی بوٹی سے کشید کی جاتی ہے۔ وہ اپنے دیوتاؤں کو بہت عالی شان اور طاقت ور سمجھتے اور جب تک وہ ''سومہ'' (شراب) پیتے رہتے وہ فنا اور موت سے بلند تر تھے۔ قربانی دینے والے یہ خیال کرتے کہ جن دیوتاؤں کے لئے انہوں نے قربانیاں دی ہیں وہ انہیں اس کے عوض بڑے بڑے انعامات سے بہرہ ور کر کے مالا مال کر دیں گے۔ (ضیآء النبی ۱/ ۱۷۵ بحوالہ ورلڈ سول لائزیشن ص ۸۱)

4...... اسی طرح وشنو (VISHNU) آریوں کے تین بڑے دیوتاؤں میں سے ایک تھا۔ کیونکہ یہ جنگ کے خلاف تھا اس لئے اس کے لئے جانوروں کی قربانی نہیں دی جاتی تھی بلکہ پھولوں کے ہار پیش کئے جاتے تھے۔

(ضیآء النبی جزء ۱/ ۱۷۹ بحوالہ ورلڈ سول لائزیشن خلاصہ ص ۸۷)

ہندو مذہب میں قربانی

ہندوؤں کے مختلف وید ہیں جن میں ایک ''رگ وید'' ہے۔ اسکے آخری منتر میں ہے کہ سب سے قدیم آدمی کو دیوتاؤں نے بطور قربانی ذبح کیا تھا۔

قربانی، پہلے بھی ان کی پوجا کا اہم عنصر تھی لیکن اب اس کی اہمیت سو گنا بڑھ گئی، ساما وید، یجر وید، اتھر وید، رگ وید کے بعض منظوم اور بعض نثری حصوں کو الگ کر دیا گیا۔ انہیں قربانی کے وقت پڑھا جاتا۔۔۔ دیوتاؤں کی خوشنودی کا

Marfat.com

انحصار قربانی پر تھا اور قربانی کی مقبولیت کا انحصار برہمنوں پر۔ کیونکہ صرف وہی لوگ صحیح طور پر قربانی کی رسم ادا کر سکتے تھے ورنہ اگر وہ خود قربانی دیتے اور اس میں ذرا سی غلطی بھی سرزد ہو جاتی تو اس قربانی سے ،قربانی دینے والوں کو الٹا نقصان پہنچتا۔ (ضیاء النبی جز ءا ص ۱۸۳ بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف لیونگ فیتھ ص ۲۱۹ ـ ۲۲۰)

ہندو لوگ اپنی ماتا دیوی (درگا، دیوتا کی بیوی) کو بدشکل ،بوڑھی اور ساحرہ کے روپ میں نمایاں کرتے ہیں اور باور کرایا جاتا ہے کہ بڑا دیوتا نکما اور بے کار ہے لہذا اسکی تخلیقی قوت مجسم بن کر اس کی بیوی میں منتقل ہوگئی ہے لہذا اسی کی پوجا کرنی چاہیئے ۔تو اس کی پوجا کے وقت جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے، قدیم زمانہ میں زندہ انسانوں کو بھی اس کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔

(ضیاء النبی جز ءا/ ۱۸۷، بحوالہ انسائکلو پیڈیا آف لیونگ فیتھ ص ۲۳۲)

واضح رہے کہ درگا اور سیوا (دیوتا کی بیوی کے دو نام ہیں) کے لئے جانوروں کی قربانی کا اب بھی رواج ہے۔قربانی پیش کرنے والا قربانی کا خون درگا کو پیش کرتا ہے ،گوشت کا پسندیدہ ٹکڑا برہمن (وید کا عالم ،پنڈت) لے اڑتا ہے اور باقی قربانی دینے والا خود کھاتا ہے یا دوسرے پجاریوں کو بھی کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ (ضیآء النبی جزا ص ۱۸۸)

عبرانیوں کی قربانیاں

عبرانی لوگ بھی بڑے جوش وخروش سے قربانیاں پیش کرتے تھے۔

چنانچہ دائرۂ معارف اسلامیہ میں ہے:

عبرانیوں میں شکر یئے ،کفارے اور حمد الہی کے لئے ،لڑکے کے تولد، ختنہ ،شادی بیاہ ،مہمانداری ،فتح مندی ،زمین کے جوتنے ،کنویں یا عمارت کی بنیاد

Marfat.com

رکھنے اور باہمی معاہدات وغیرہ کے موقع پر قربانی ہوا کرتی تھی۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ ص ۹۲۰ جلد نمبر ۷)

اہل یونان کی قربانی

اہل یونان دیوتاؤں کے مندر میں بڑے بڑے قیمتی نذرانے پیش کرتے تھے اور اپنی منقولہ وغیر منقولہ (مال و دولت اور زر و زمین) جائیدادیں ان کے نام وقف کر رکھی تھیں۔ جب کوئی خاص مشکل پیش آتی تو انسانی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا جاتا۔ چنانچہ ''ایگا میمنون'' نے محض ''دیوی آرٹومس'' کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنی جواں سال بیٹی ''اینی گنیا'' کو اس کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھا دیا۔۔۔۔(ضیاء النبی جلد ۱/۱۰۶)

اہل چین لوگوں کی قربانی

شانگ خاندان کے دور حکومت میں چین کے لوگ مختلف مظاہر فطرت کی پوجا کرتے تھے۔ زمین، دریا، ہوائیں وغیرہ ان کے معبود تھے اور وہ ان معبود ان باطلہ کیلئے قربانیاں دیتے تھے۔ عام طور پر جانوروں کا گوشت جلا دیا جاتا۔ شراب بھی انکی پسندیدہ قربانی تھی۔۔۔ دیوتاؤں کی قربان گاہ پر انسانی قربانی کا بھی عام رواج تھا۔۔۔ عام طور پر جنگی قیدیوں کو بھینٹ چڑھایا جاتا۔ بسا اوقات فوجی مہمیں صرف اسی مقصد کے لئے بیرون ملک بھیجی جاتیں کہ وہ غیر چینیوں کو قید کر کے لے آئیں اور ان کو قربانی کے طور پر اپنے معبودوں کے لئے ذبح کیا جائے۔ (ضیاء النبی اص ۲۳۳)

اہل مصر کی قربانی

مصری لوگوں کا معمول یہ تھا کہ دریائے نیل جب خشک ہو جاتا تو وہ حسن کی پیکر ایک کنواری دوشیزہ کو اس کی بھینٹ چڑھاتے تو وہ جاری ہو جاتا۔ ورنہ خشک ہی رہتا۔ مصری لوگوں کی تمام تر پیداوار کا دارومدار اسی دریا پر تھا اس لئے وہ

Marfat.com

اسے خشک ہوتا نہیں دیکھ سکتے تھے اور انہوں نے بزعم خود اس کا علاج اسی میں سمجھا کہ ایک حسین وجمیل نوجوان لڑکی کو اس پر قربان کر دیا جائے۔ تاکہ اپنی فصل کی پیداوار کو قائم رکھا جاسکے۔ جب امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس علاقے کو فتح کیا اور آپ کو اس علاقے کا گورنر بنایا گیا تو مصری باشندوں نے فاتح مصر حضرت عمرو بن عاص کو اپنے اس طریقہ کار سے آگاہ کیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

اسلام ایسی غلط رسومات کو مٹانے آیا ہے۔۔۔ ہم یہ غیر شرعی کام ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ چنانچہ آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط صورت حال سے باخبر کیا۔ اور عرض کیا ہماری رہنمائی کی جائے کہ ہم اس ظالمانہ اور قاتلانہ کام سے کیسے جان چھڑا سکتے ہیں؟۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص کے بھیجے ہوئے قاصد کو ایک خط عنائت فرمایا۔۔ جو آپ نے دریائے نیل کے نام لکھا تھا۔۔۔ جس کا مضمون تقریباً یہ تھا کہ:

عمر کی طرف سے دریائے نیل کی طرف امابعد!۔۔۔

"اے دریا!۔ اگر تو خود بخود جاری ہوا کرتا تھا تو ہمیں تیرے پانی کی کوئی ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہتا تھا تو پھر اسی خدا کے حکم سے جاری ہو جا"۔

آپ نے قاصد کو فرمایا کہ اس خط کو دریائے نیل میں دفن کر دینا۔ چنانچہ آپ کی ہدایت کے مطابق خط کو دریا کی ریت میں دفن کر دیا گیا۔۔۔ اب خدا کی شان اور عظمت عبادالرحمٰن کا اظہار یوں ہوا کہ جونہی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خط خشک دریا میں دفن کیا گیا۔۔۔ وہ فوراً جاری ہو گیا۔۔۔ اور اسی وقت اس قدر تموّج وتلاطم خیزی سے جاری ہوا کہ آج تک خشک نہیں ہوا۔

Marfat.com

(حجۃ اللہ البالغہ ۲/۸۶۱ تاریخ الخلفاء ص ۱۲۷، الریاض النضر ۲، تکریم المومنین ص ۵۸، از نواب صدیق حسن بھوپالوی (وہابی)، جمال الاولیآء ص ۷۰، از اشرف علی تھانوی (دیوبندی)

دعوت غوروفکر

اس واقعہ سے اس بات کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جب صحابہ کرام کی عظمت وشان کا یہ عالم ہے تو پھر صحابہ کرام کے آقا ومولیٰ، پوری کائنات کے ملجاو ماوٰی بلکہ تمام انبیآء کرام علیہم السلام کے سردار وتاجدار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی عظمت وشان، رفعت ومقام اور قدرت واختیار کا عالم کیا ہوگا؟---

ان مسائل میں کچھ ژوف نگاہی ہے درکار
یہ حقائق ہیں تماشائے لب بام نہیں

ابراھیمی دور کی قربانیاں

کان الناس علیٰ عھد ابراھیم یذبحون الذبائح ثم یحرقونھا (حوالہ مذکورہ)

ترجمہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں عام لوگوں کا طریقہء قربانی یوں تھا کہ جانور ذبح کرکے جلادیتے تھے۔اس قربانی کو ''سوختی قربانی'' کہا جاتا ہے

نمرود کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب نمرودیوں کو سمجھایا اور احکام خداوندی کی طرف بلایا تو وہ لوگ آپ کی بات ماننے کی بجائے آپ کے دشمن ہوگئے اور آپ کو جلانے کا ناپاک ارادہ کربیٹھے۔ انہوں نے اپنے ارادے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے آپ کو شعلہ فشاں آگ میں جھونک دیا---لیکن قدرت نے آگ کو آپ پر گل وگلزار بنادیا اور آپ اس سے صحیح سلامت باہر تشریف لے آئے۔نمرود نے جب یہ منظر دیکھا تو کہنے لگا:

Marfat.com

میں نے آپ کے رب کی قدرت وعظمت کا جومظاہرہ دیکھا ہے اس کے پیش نظر میں اس کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔

جب تک تو اپنے دین پر قائم ہے، میرا خدا تیری قربانی قبول نہیں فرمائے گا۔نمرود نے اپنے باطل دین کو تو نہ چھوڑا لیکن چار ہزار گائیوں کی قربانی پیش کردی۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ۱/۱۰۰)

مشرکین کی قربانیاں

مشرکین عرب کی قربانی کے کئی طریقے تھے۔

۱...... اپنے بتوں کے ناموں پر جانور ذبح کرتے اور ذبح کرتے وقت یوں کہتے :بسم اللات ،بسم المنات۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔

۲...... انہوں نے اپنے بت کعبے میں نصب کر رکھے تھے اور کعبہ کے اردگرد چند اور پتھر سجا رکھے تھے۔ان کے پاس اپنے بتوں کا تقرب حاصل کرنے کیلئے جانوروں کو ذبح کرتے، ان جانوروں کے خون اور گوشت بھی ان پر رکھ چھوڑتے۔۔۔اور خیال کرتے کہ جب تک ایسا نہ کیا جائے ہماری قربانی مقبول نہیں۔(تفسیر کبیر ۴/۱۲تفسیر کبیر ۱۱/ ۳۵اضیآء القرآن ۳/ ۲۱۷)

۳...... کفار مکہ فصلوں اور مویشیوں کو دو حصوں میں تقسیم کرتے ، ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور ایک حصہ اپنے شریکوں اور بتوں کے لئے الگ کرتے ،پھر اسمیں دیکھتے اگر اللہ تعالیٰ کے حصہ کا پھل زیادہ ہوتا یا جانور موٹا تازہ ہوتا تو اسے بتوں کی طرف منتقل کردیتے اور اگر بتوں کا حصہ اچھا ہوتا تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل نہ کرتے۔اللہ تعالیٰ کے حصے کو غریبوں ،مسکینوں اور مہمانوں کے لئے خرچ کرتے جب کہ بتوں اور شریکوں کے حصہ کو صرف اُن کے پجاریوں پرصرف کرتے تھے۔

(ضیآء القرآن ۱/ ۶۰۳،۶۰۴)

Marfat.com

کفار کی دو مشہور قربانیاں

۱۔**فرع:** اونٹنی کا وہ پہلا بچہ جنہیں کفار اپنے معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے۔

۲۔**عتیرہ:** وہ جانور جسے کفار، رجب کے پہلے عشرہ میں اپنے باطل معبودوں کے لئے ذبح کرتے تھے، اس کو ''رجبیہ'' بھی کہتے تھے۔ (شرح مسلم ۲/ ۱۶۷ از امام نووی)

اسلام کے ماننے والوں کو ابتدائی دور میں اس فرع اور عتیرہ کی رخصت دی گئی تھی، لیکن شرط یہ تھی کہ وہ جانور اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے، خود بھی کھانا جائز اور دوسروں کو کھلانا بھی درست تھا جبکہ احادیث مبارکہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بعد میں اس قربانی سے روک دیا گیا تھا۔

جمہور علماء کا مسلک یہی ہے کہ منع کی احادیث، جواز کی احادیث کی ناسخ ہیں، اب یہ عمل منسوخ ہو چکا ہے۔

(عمدۃ القاری ۲۱/ ۸۹ مرقاہ ۳/ ۳۱۵، شرح صحیح مسلم ۶/ ۱۷۱، ۲۱۷ از علامہ سعیدی)

ہر امت کے لئے قربانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللّٰہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج، ۳۴)

ترجمہ: اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر فرمائی ہے ایک قربانی تاکہ وہ ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا اسم (پاک) ان بے زبان جانوروں پر ذبح کے وقت جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ جتنی بھی ہدایت یافتہ امتیں گزری ہیں ان کی طرف جو نبی اور رسول تشریف لاتے تھے۔ ان کے وسیلے سے امتوں تک یہ حکم پہنچتا رہا ہے کہ ذکر خداوندی کیلئے جانوروں کی قربانی پیش کرو۔۔۔

Marfat.com

حضرت نوح علیہ السلام کی قربانی

حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں بھی قربانی کا عام رواج تھا چنانچہ محمد فرید وجدی لکھتے ہیں

وبنی نوح مذ بحاً قرب فیه الی الله حیوانات کثیرة

(دائرة المعارف القرن العشرین ۷/۳۶۷)

ترجمہ: حضرت نوح علیہ السلام نے ایک ذبح خانہ (کمیلہ) بنا رکھا تھا جس میں آپ خداتعالیٰ کی بارگاہ میں جانور قربانی کیا کرتے تھے۔

حضرت ابراھیم واسماعیل علیہما السلام کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریباً پوری مبارک زندگی ابتلاء وامتحان میں گزری۔اورآزمائش کی بڑی بڑی کٹھن اور دشوار گذار وادیوں کو عبور کیا۔۔۔ رضائے خداوندی کے پیش نظر عزیز واقارب،خاندان اور برادری سے قطع تعلق کیا اوروقت کے سب سے بڑے جابر بادشاہ نمرود کے ساتھ مقابلہ ومباحثہ کیا۔ نتیجتاً اعلان حق کی پاداش میں آتشکدۂ نمرود میں جھونک دیئے گئے۔بعدازیں آپ وطن مالوف بابل کو چھوڑ کر ملک شام کو سدھار گئے،مگر قدم قدم پر صبر ورضا،تحمل وبردباری کا اظہار فرمایا۔۔۔ثابت قدمی،خندہ پیشانی اور جوانمردی سے ان کا سامنا کیا۔آخر کار ایک وقت ایسا بھی آیا کہ

بڑھاپے کی تمناؤں کا مرکز، دعاؤں اورآرزوؤں کا ثمر،نور نظر اور سرور قلب وجگر اکلوتے بیٹے کی گردن پر چھری چلانے کا بھی حکم مل گیا جسکی تفصیل کچھ یوں ہے کہ

آپ نے ملک شام پہنچ کر بارگاہ ربوبیت میں پوری الحاح وزاری کیساتھ یہ دعا مانگی: رب ھب لی من الصالحین

Marfat.com

میرے رب! مجھے ایک نیک بچہ عطا فرما دے۔ (الصآفات ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ نے دعائے ابراہیمی کو قبول فرمایا اور بشارت سنادی کہ ہم تجھے ایسا بیٹا عنایت کریں گے جو حلم وحوصلے کا پیکر ہو گا۔

قرآن مجید میں ہے: فبشرناہ بغلام حلیم (الصآفات)

پس ہم نے انہیں حلیم بیٹے کی خوشخبری دی۔

یہ بشارت اس وقت پوری ہوئی جب آپ کی عمر مبارک تقریباً چھیاسی (۸۶) سال تک پہنچ چکی تھی۔۔۔ بڑھاپے کے عالم میں اس بیٹے کا ملنا کوئی کم خوشی نہیں رکھتا تھا۔

مگر حضرت اسماعیل علیہ السلام جب اپنی عمر کے تیرہ چودہ سال کو پہنچے تو ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام سو رہے تھے اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اے ابراہیم!۔۔۔ میری راہ میں اپنے بیٹے کو قربان کر دو۔ خواب سے جب بیدار ہوئے تو غور وفکر کرنے لگے کہ یہ حکم کیسا ہے؟ اور کس کی طرف سے ہے؟ رحمان کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔۔۔ سارا دن اسی سوچ و بچار میں گزر گیا۔۔۔ رات پھر آ گئی بستر پر محوخواب ہوئے کہ پھر وہی منظر ہے۔ وہی مطالبہ ہے۔۔۔ ابراہیم!۔۔ اپنے بیٹے کو میرے راستے میں قربان کر دو۔۔۔ دوسری صبح بیدار ہوئے۔۔۔ کافی سوچ و بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ یہ حکم شیطان کی طرف سے نہیں رب رحمان کی طرف سے ہی ہے۔۔۔ میرا اللہ مجھ سے میرے بیٹے کی قربانی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اور انبیاء کرام کا خواب بھی وحی الٰہی ہوتا ہے۔ جب تیسری رات بھی یہ مطالبہ ہوا تو پھر کیا تھا۔۔۔ فداکاری، جاں نثاری اور وفا کیشی کے پیکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فوراً اپنے لخت جگر اور نور نظر کو فرمان الٰہی کے مطابق قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ وہ جانتے تھے کہ اگر ایک بچہ دے کر مولا کریم کی رضا حاصل ہو جائے تو یہ سودا سستا ہے۔۔۔ لہذا دونوں باپ

Marfat.com

بیٹا صبح سویرے ہی گھر سے روانہ ہو گئے ۔۔ ابھی راہ میں جا رہے تھے کہ ابلیس نے دیکھ لیا۔۔۔ آگ بگولہ ہو گیا۔۔۔ سٹپٹا گیا۔۔۔اور کہنے لگا آج تک ابراہیم نے ہر میدان میں مجھے نقصان اور خسارہ ہی دیا اور مجھے زخم پہ زخم لگایا ہے۔۔۔ آج اگر اسکا بنا بنایا کھیل بگاڑ کر نہ رکھ دوں تو میرا نام بھی ابلیس نہیں۔ بڑی ہمت اور حوصلہ کر کے دوڑتا ہوا آپ کے گھر پہنچا۔۔۔ حضرت ہاجرہ سے پوچھنے لگا۔ آپ کے شوہر کدھر ہیں اور ننھا اسماعیل بھی دکھائی نہیں دے رہا؟۔ آپ نے فرمایا :دونوں باپ بیٹا سیر و تفریح کے لئے باہر گئے ہیں ۔ کہنے لگا نہیں نہیں۔۔۔ ابراہیم تو تیرے نور نظر کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں ۔ جلدی سے اٹھو اور اپنے بیٹے کو ذبح ہونے سے بچالو ورنہ چند لمحوں کے بعد تجھے اسماعیل نہیں اس کی مردہ لاش ملے گی۔۔۔ پھر تم سدا پچھتاتی رہو گی ۔ آپ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے بیٹے سے بڑا پیار ہے۔۔۔ بھلا وہ اسے ذبح کیسے کر سکتے ہیں؟۔۔۔ نکلو یہاں سے کذاب! تم ابلیس معلوم ہوتے ہو۔ ابلیس کے منہ سے نکل گیا کہ انکا خیال ہے کہ انہیں یہ حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنھا نے جب یہ الفاظ سنے تو پھر فرمایا: ظالم !۔۔ جب خدا کا یہی حکم ہے تو پھر تو کون ہے درمیان میں آنے والا؟ ایک نہیں اس جیسے ہزاروں اسماعیل بھی ہوں تو ہم اپنے معبود حقیقی کے اشارے پر قربان کر دیں گے۔ ماں کا دل بہت نرم ہوتا ہے اس لئے یہاں ابلیس کو کامل یقین تھا کہ کامیاب ہو جاؤں گا اور ابراہیم کو اس امتحان میں ناکام کر دونگا لیکن اسے منہ کی کھانی پڑی۔۔۔ ناکام ہو کر پلٹا اور ایک حیلہ تلاش کیا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آ گیا اور انہیں بہکانے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہاں پر بھی ذلت اور شرمندگی اٹھانا پڑی۔ اس کے ناپاک عزائم کو زبردست ٹھیس پہنچی۔۔۔ لیکن ظالم نے ہمت نہ ہاری۔۔۔ ٹوٹا ہوا دل تھام کر ایک

Marfat.com

آخری حملہ بھی کردیا۔۔۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے الجھ پڑا۔۔۔

اے ابراہیم !۔۔۔اتنے دانا اور عقلمند ہوکر بھی بچے کو ذبح کرنے چلے ہو۔۔۔اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے اور بھی بڑے طریقے ہیں۔۔۔بڑھاپے میں ایک بچہ ملا۔۔۔وہ بھی اتنا حسین وجمیل جسے دیکھ کر چاند بھی شرما جاتا ہے۔۔۔اس کو ذبح کر رہے ہو۔۔۔ ابراہیم !۔۔۔ہوش کرو۔۔۔تمہاری نسل مٹ جائے گی۔۔۔تمہارا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا۔۔۔اور یہ جو خواب خواب کی رٹ لگا رکھی ہے۔۔۔ضروری نہیں کہ یہ خواب وحی الٰہی ہو، یہ شیطانی وسوسہ بھی ہوسکتا ہے۔۔۔لہذا بیٹے کو بچالو!۔۔۔اسے ذبح کرنے سے باز آجاؤ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ الفاظ سنے تو فوراً بھانپ گئے کہ یہ ابلیس ہی ہوسکتا ہے۔ اسی وقت ایک فرشتہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ شیطان ہے، اسے کنکریاں ماریں !۔۔۔آپ نے فوراً زمین سے سات کنکریاں اٹھائیں اور اسے دے ماریں۔۔۔اور تین دفعہ ایسا ہی سلوک کیا۔۔۔ایک دفعہ جمرہ عقبہ پر دوسری مرتبہ جمرہ وسطیٰ پر اور تیسری مرتبہ جمرہ کبریٰ پر۔ اللہ تعالیٰ کو آپ کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک حج کے لئے آنے والوں کو حکم دے دیا کہ مجھے ابراہیمی ادا اپنا کے دکھاؤ۔۔۔جہاں اس نے کنکریاں ماری تھیں تم بھی اسی جگہ کنکریاں مارو۔ آج ان تینوں مقامات پر بڑے بڑے تین نشانات موجود ہیں اور وہاں پر حجاج کرام رمی جمار کر کے ابراہیمی سنت کو تازہ کرتے ہیں۔۔۔

شیطان کی فریب کاریاں نہ تو حضرت ہاجرہ پر اثر انداز ہوئیں' نہ حضرت اسماعیل کے قدموں کو متزلزل کرسکیں اور نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک ارادے کو بدل سکیں۔ دونوں باپ بیٹا جارہے ہیں۔۔۔بیٹا باپ کے پیچھے پیچھے ہے۔۔ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ ابا جان !۔۔۔کہیں یہ ابلیس درست تو نہیں کہتا؟۔ کیا پروگرام ہے آپ کا ؟۔ بیٹا باپ کا مظہر ہوتا ہے۔۔۔آپ کی صحبت نے

Marfat.com

حضرت اسماعیل علیہ السلام کو جذبہ تسلیم ورضا اور ذوق جاں فروشی سے خوب آشنا کر دیا تھا۔۔۔بقول اقبال

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

جب دونوں باپ بیٹا۔مقام منیٰ کی پہاڑی کے قریب پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نورنظر کو حقیقت حال سے آگاہ کیا۔۔۔کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے تجھے قربان کرنے کا حکم ملا ہے:

فانظر ماذا تری (الصآفات ۱۰۲) اب بتا تیری رضا کیا ہے؟

بیٹا جو کہ تسلیم ورضا کا پیکر تھا باپ کی بات سن کر عرض گزار ہوا

یابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شآء اللہ من الصابرین ○

میرے پیدر بزرگوار! کرڈالئے جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں سے پائیں گے۔

مزید عرض کیا ابا جان! ذبح کرنے سے قبل مجھے اچھی طرح باندھ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بےخبری میں اپنے اعضاء ہلا بیٹھوں اور آپ کے جسم مقدس اور پاکیزہ لباس پر میرے خون کے چھینٹے پڑ جائیں اور میں بے ادبوں میں شمار نہ ہو جاؤں۔چھری کو اچھی طرح تیز فرمالیں تا کہ وہ تیزی سے میرے حلق کو کاٹ سکے اور مجھ پر آسانی ہو جائے کیونکہ موت ایک شدید چیز ہے۔۔۔اور میری امی کو میرا سلام عرض کرنا اور اگر ہو سکے تو،میری قمیص میری والدہ کو لوٹا دینا تا کہ وہ اس سے اپنے زخمی دل کو سکون پہنچا سکیں۔بیٹے کی یہ ہمت افزا اور قابل تسکین وسرت وصیتیں سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام خوشی سے پھولے نہ سمائے۔۔۔بیٹے کو دعائیں دینے لگے اور فرمایا:

نعم العون انت یا بنیّ علیٰ امر اللہ (تفسیر کبیر جزء۲۵ص ۱۵۸)

Marfat.com

یعنی فرمایا بیٹا! تو نے یہ الفاظ کہہ کر خدا کا حکم پورا کرنے میں میری بہت خوب مدد کردی ۔۔۔ کامیابی کی منزل تک پہنچنے میں تو میرا بہترین مددگار ثابت ہوا ہے ۔۔۔ فرط محبت میں آ کر آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا منہ چوم لیا ۔۔۔ آنکھوں سے خوشی کے آنسو جاری تھے ۔۔۔ جب چھری کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے نازک حلق پر رکھا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فوراً ایک اور عرض داشت پیش کی: اباجان ! ۔۔۔ آپ میرے چہرے پر کپڑا ڈال لیں کہیں آپ کا ہاتھ میری محبت کی وجہ سے رک نہ جائے اور میں مقام قبولیت سے محروم رہ جاؤں۔ بیٹا اپنی دردناک وصیتیں پیش کر چکا اور باپ نے جب انہیں پورا کرنے کا مکمل یقین دلایا تو ۔۔۔ بقول حفیظ جالندھری:

ہوئے اب ہر طرح تیار دونوں باپ اور بیٹا
چھری اس نے سنبھالی تو یہ جھٹ قدموں میں آلیٹا

بچھاڑا اور گھٹنا سینۂ معصوم پر رکھا
چھری پتھر پر رگڑی ہاتھ کو حلقوم پر رکھا

زمین سہمی پڑی تھی آسمان ساکن تھا بے چارہ
نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا حیرت کا یہ نظارہ

چشم فلک نے ایسا منظر نہ کبھی دیکھا تھا اور نہ دیکھے گی ۔۔۔ باپ نے تیزی سے معصوم بیٹے کی نازک گردن پر چھری پھیرنا شروع کی ۔۔۔ کہ یکلخت عالم بالا سے صدائیں آنے لگیں: بس! ۔۔۔ بس! ۔۔۔۔

یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا (الصآفات ۱۰۵)

ترجمہ: اے ابراہیم! (بس ہاتھ روک لو) بیشک تو نے خواب کو سچ کر دکھایا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پکار کو سنا ۔۔۔ جب نظر اٹھائی تو سامنے دنبہ موجود تھا ۔۔۔ آپ پہاڑی سے اترے اور میدان منٰی میں آ کر اس دنبہ کو ذبح

Marfat.com

فرمادیا۔۔۔اور رہتی دنیا تک اپنی حسین یادگار قائم فرمادی۔

واضح رہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں وہ دنبہ بھیجا گیا تھا جو حضرت ھابیل نے قربانی کیا تھا۔ جب کہ بعض کے نزدیک وہ دنبہ پیش کیا گیا جو چالیس سال تک جنت میں چرتا رہا تھا۔

(تفسیر خازن ص ۴/۲۲۔۲۳ تفسیر روح المعانی جلد ۱۲ جز ء ۲۳ ص ۱۳۱۔۱۳۲ تفسیر کبیر جزء ۲۵ ص ۱۵۳ تا ۱۵۸، تفسیر قرطبی جزء ۱۵ ص ۱۰۲ جلد ۸، تفسیر ضیآء القرآن جزء ۴ ص ۲۱۱۔۲۱۳)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی قربانی

حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میرا گھر بیت المقدس تعمیر کرو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے دور مبارک میں اس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا لیکن وہ اس کو مکمل نہ کر سکے۔ عمر کا آخری حصہ تھا اور ان کے دل میں اس کے متعلق زبردست احساس اور فکر تھی کہ میں خانہ خدا کی تکمیل نہیں کر سکا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا تم پریشان نہ ہو میں تیرے بیٹے سلیمان سے اس کی تعمیر مکمل کراؤں گا۔۔۔ سو آپ کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ امر سونپا گیا۔ آپ نے اس کی تعمیر کو تکمیل کی منزل تک پہنچایا۔ جب تعمیر مکمل ہوگئی تو

قرب القرابین وذبح الذبائح وجمع بنی اسرآئیل (مجمع الزوائد ۴/۱۰)

ترجمہ: اسوقت بنی اسرائیل کو جمع کیا، جانور ذبح کیے گئے اور خدا کی بارگاہ میں (شکرانے کے طور پر) قربانیاں پیش کی گئیں۔

جب ہیکل سلیمانی تیار کی گئی تو اس وقت بھی قربانی پیش کی گئی تھی اور یہ قربانی پیش کرنے والے حضرت سلیمان علیہ السلام تھے۔ دائرہ معارف میں ہے:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ھیکل تیار کی تو قربانیوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچی۔۔۔ (اردو دائرہ معارف اسلامیہ ۷/۹۲۰)

Marfat.com

بنواسرائیل کی قربانی

بنواسرائیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کو حلال نہیں کیا تھا۔۔۔ اس لئے وہ لوگ جب کوئی جنگ یا جہاد کرتے تو مفتوحہ علاقوں سے حاصل ہونے والا مال ودولت، سیم وزر اور جانور وغیرہ ایک جگہ پر لاکر رکھ دیئے جاتے۔۔۔ اور اسی طرح جب کوئی شخص قربانی دینا چاہتا تھا تو اس کا طریقہ کار بھی یوں تھا کہ وہ نفیس ترین گندم یا محبوب ترین دنبہ وغیرہ کسی کمرے میں لاکر دکھ دیتے جس کا چھت کھلا ہوتا، اس وقت کے نبی علیہ السلام کمرے کے اندر تشریف فرما ہوتے اور بنی اسرائیل کمرے سے باہر ارد گرد کھڑے ہوتے، وہ نبی علیہ السلام خدا سے ہم کلام ہوتے اور دعا والتجاء فرماتے۔۔ خدا تعالیٰ ان کی دعا کو قبول فرماتا اور آسمان سے آگ اترتی جسمیں دھواں وغیرہ نہیں ہوتا تھا بلکہ صرف کڑک کی آواز سنائی دیتی تھی وہ آگ اس مال غنیمت یا قربانی اور گندم کے ڈھیر کو جلا کر راکھ بنا دیتی۔ آگ کا اس قربانی کو جلانا، یہ قبولیت کی علامت ہوتی تھی اور اگر آگ اتر کر اس قربانی کو نہ جلاتی تو یہ عدم قبولیت کی نشانی ہوا کرتی تھی۔ (تفسیر خازن ۱/۳۱۱، تفسیر مظہری ۲/۱۸۸)

یہودیوں کی قربانی

یہودیوں کے ہاں قربانیوں کی کئی قسمیں تھیں مگر اہم اور عام مروج یہ پانچ طریقے تھے:

سوختی قربانی، نذر کی قربانی، سلامتی کا ذبیحہ، خطا کی قربانی، جرم کی قربانی۔

انہوں نے ہر شخص کے لئے ایک قربانی کو مخصوص کر رکھا تھا۔ مثلاً:

شاہی قربانی کے لئے بیل، عام قربانی کیلئے بھیڑ اور بکری، غریب آدمی کیلئے فاختہ یا جوان کبوتر اور مفلس کے لئے جو کی روٹی۔ یہ قربانیاں مسیح کے عرفان کے مختلف درجوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ (ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ شمارہ مئی 1995ء)

Marfat.com

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی قربانی

عرب کے عام باشندے، اپنی قربانی بتوں کے نام پر کرتے تھے۔۔۔لیکن حضور ﷺ کے سلسلہ نسب سے تعلق رکھنے والے افرد واحباب چونکہ مومن وموحد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے اس لئے ان کی قربانی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر ہوتی۔۔۔جیسا کہ کتب سیر وتواریخ میں موجود ہے کہ:

حضرت عبدالمطلب نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس بیٹے عطا کئے، وہ سب جوان ہمت اور صحت مند ہوئے تو میں ایک بیٹے کو راہ خدا میں قربان کردوں گا۔ خدا کا کرنا ایسے ہی ہوا۔۔۔کہ حضرت عبدالمطلب کو گوھر مراد حاصل ہوگیا۔۔۔جب سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبداللہ کی عمر تقریباً اٹھارہ بیس سال کی ہوگئی تو آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو بلایا اور اپنی مانی ہوئی نذر کا قصہ سنایا۔ سب بیٹوں نے عرض کیا ہماری جانیں حاضر ہیں۔۔۔جسے آپ چاہتے ہیں قربان کرلیں۔۔۔چنانچہ آپ خوشی خوشی اٹھے اور بیت اللہ شریف میں فال نکالنے والے آدمی کے پاس چلے گئے۔۔۔تاکہ وہ فال نکالے اور جسکے نام قرعہ نکلے اسے راہ خدا میں قربان کردیا جائے۔ اتفاق سے قرعہء فال حضور ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔ حضرت عبداللہ سب سے پیارے بھی تھے اور حسن وجمال کے پیکر بھی، لیکن آپ کے دل میں ذرا نرمی پیدا نہ ہوئی کیونکہ معاملہ حضرت عبدالمطلب اور خدا تعالیٰ کا تھا۔ چھری پکڑ لی، آپ نے آستینیں چڑھالیں اور حضرت عبد اللہ کو ذبح کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔ جونہی سرداران قریش کو معلوم ہوا وہ دوڑے آئے اور کہنے لگے عبدالمطلب!۔۔۔یہ کیا کرنے لگے ہو۔۔۔اپنے نور نظر، لخت جگر اور چاند سے زیادہ حسین بیٹے کو ذبح کرنے لگے ہو۔۔۔نہیں نہیں۔۔۔ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ آپ نے فرمایا یہ معاملہ میرا

Marfat.com

اور میرے پروردگار کا ہے۔ تم کون ہو اس میں دخل دینے والے؟۔ انہوں نے منت ، سماجت شروع کردی ۔ آخرکار بات یہ طے ہوئی کہ حجاز کی عرافہ کے پاس جاؤ وہ جو فیصلہ کرے گی اسکو سب تسلیم کریں گے ۔ چنانچہ اس نے ایک دن کے بعد قریش سے پوچھا : تمہارے ہاں مقتول کی دیت کیا ہے؟ انہوں نے کہا دس اونٹ ۔۔۔ تو وہ کہنے لگی تم واپس چلے جاؤ ۔۔۔ ایک طرف دس اونٹ کھڑے کر دینا اور دوسری طرف عبداللہ ۔۔۔ پھر فال نکالنا ۔۔۔ اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو ان کو ذبح کر دینا تمہاری منت پوری ہو جائے گی ۔ اگر قرعہ عبداللہ کے نام نکلا ، تو پھر دس دس اونٹ بڑھاتے جانا ۔۔۔ جب اونٹوں کے نام قرعہ نکلے گا تو انہیں ذبح کر دینا تمہاری نذر پوری ہو جائے گی ۔ چنانچہ قافلہ یہ فیصلہ لے کر واپس مکہ پہنچ گیا اور عرافہ کی ہدایت کے مطابق قرعہ اندازی کا سلسلہ شروع کر دیا ، قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا ، تو وہ دس دس ، اونٹ بڑھاتے رہے ۔۔۔ حتیٰ کہ سو اونٹوں تک پہنچے ۔ اس وقت قرعہ اندازی کی گئی تو قرعہ ، اونٹوں کے نام نکلا ۔ حضرت عبدالمطلب نے فرمایا تین بار قرعہ اندازی کرو ۔۔۔ اگر تینوں بار قرعہ ، اونٹوں کے نام نکلا تو تسلیم کروں گا ورنہ نہیں ۔ عالم انسانیت کی خوش قسمتی کہ تینوں بار قرعہ اونٹوں کے نام نکلا ۔۔۔ چنانچہ وہ سو اونٹ ذبح کر دیئے گئے اور اذن عام دے دیا گیا کہ ان کے گوشت کو جو چاہے جتنا چاہے لے جائے ، کسی کو روکا نہ جائے یہاں تک کہ کسی گوشت خور پرندے اور درندے کو بھی ان کا گوشت کھانے سے منع نہ کیا جائے

(ضیاء النبی اول ص ۴۵۷ تا ۴۵۹ ، سیرت رسول عربی ص ۲۶ کشف الغمہ ۱/۲۹۳ ، تفسیر کبیر ۲۶/۱۵۳)

حضرت عبداللہ کی قربانی کا ذکر زبان رسالت پر

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی (دیہاتی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اسنے ان الفاظ سے سلام کیا:

Marfat.com

السلام علیک یاابن الذبیحین (کشف الغمہ ۱/۲۹۲ تفسیر کبیر ۲۶/۱۵۳)

ترجمہ: اے ذبیحین (اللہ کے نام پر ذبح ہونے والی دو ہستیوں) کے بیٹے! آپ پر سلام ہو۔

حضور ﷺ اسکا یہ سلام سن کر مسکرائے اور کوئی اعتراض نہ کیا، تو حضرت امیر معاویہ نے عرض کیا، حضور! وہ دو ذبیح کون ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے میرے والد ماجد حضرت عبداللہ ہیں، کیونکہ انہیں بھی اللہ کی رضا کیلئے قربان کرنے کا ارادہ کیا گیا تھا تو سو اونٹ آپ کے بدلے میں ذبح کئے گئے لہذا وہ بھی ذبیح اللہ ہیں۔

❁ حضور ﷺ خود بھی کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے:

انا ابن الذبیحین (تفسیر کبیر ۲۶/۱۵۳)

ترجمہ: میں (خدا کے نام پر قربان ہونے والے) دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔

دعوت فکر

مقام غور و فکر ہے کہ سرورِ عالم ﷺ کتنے ناز سے اپنی نسبت انکی طرف فرما رہے ہیں کہ دنیا والو! دیکھ لو! میں اس ہستی کا بیٹا ہوں جسے ذبیح اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اس انداز اور اسلوب سے یہ بات روز روشن کی طرح نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ آپ کے دادا جان حضرت سیدنا عبدالمطلب اور والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما موحد اور خدا پرست تھے اور یہ قربانی خدا کے نام پر ہوئی تھی۔ اگر یہ قربانی بتوں یا باطل معبودوں کے نام پر ہوتی تو حضور ﷺ اس قربانی کا ذکر اس انداز سے ہرگز نہ فرماتے

ان نادانوں کو خدا کے غضب سے ڈرنا چاہئے جو حضور ﷺ کے آباء واجداد کو سرے سے مسلمان اور موحد ہی نہیں مانتے بلکہ الٹا کافر اور مشرک گردانتے ہیں (معاذ اللہ)

Marfat.com

حالانکہ دیگر دلائل سے قطع نظر آپ کے والد کا نام عبداللہ (اللہ کا بندہ) اس بات پر پختہ دلیل ہے کہ وہ اللہ کو ماننے والے تھے ورنہ یہ اسلامی نام ہرگز نہ رکھتے اور کتنی تعجب خیز ہے یہ بات کہ ساری دنیا کو دولت ایمان تقسیم کرنے والے آقا ﷺ کے والدین اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہ جائیں۔ حالانکہ اسلام، ایمان، جنت اور خدا کی رحمت تو ان کے گھر کی چیزیں ہیں۔

اہل گلشن کے لئے بھی ہے باب گلشن بند
اس قدر کم ظرف باغباں دیکھا نہیں کوئی

Marfat.com

باب نمبر ۲

اسلام کا تصورِ قربانی

واضح رہے کہ اسلام کا تصورِ قربانی سب سے عمدہ، پاکیزہ، اعلیٰ اور افضل ہے۔ اسلام کے نزدیک قربانی کا مقصد عیش و طرب، خواہشات نفسانی کی تکمیل اور محض جانور کا خون بہانا نہیں، بلکہ اسلام نے اپنے متعلقین و منسلکین کو قربانی کی صورت میں رضائے خدا و خوشنودیٔ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حصول کا بہترین طریقہ اور نفیس ترین سلیقہ سکھا دیا اور اسلام و بانی اسلام ﷺ پر اپنا تن، من، دھن نثار کرنے کا عمدہ ذریعہ بتا دیا۔۔۔ جسکے واسطے سے مسلمانوں کے دلوں میں خدا کی عظمت اور حبیب خدا کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ خلوص اور ایثار کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ مخلوق پروری، بندہ نوازی، غمگساری اور ہمدردی کا ولولہ بیدار ہوتا ہے۔ قربانی کا مقصد خدا کو منانا، سنت نبوی کو اپنانا، طریقۂ ابراہیمی کو بجالانا اور شیطانی قوتوں کو خائب و خاسر بنانا ہے۔

قربانی حکم خداوندی ہے

درج ذیل آیات بینات میں قربانی کی حقیقت پر واضح ارشادات موجود ہیں

❁ ...... ارشاد باری تعالیٰ ہے

لکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علیٰ مارزقھم من بھیمة الانعام (الحج ۳۴)

ترجمہ : ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ ان جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں جو انہیں عنائت ہوئے ہیں۔

Marfat.com

اس آیت مبارک میں واضح طور پر فرما دیا گیا کہ قربانی کا مقصد عیش وعشرت نہیں، اللہ کا ذکر وعبادت ہے...... اور یہی مقصد، امت محمد یہ کے علاوہ تمام امتوں کو باور کرایا گیا۔

❁ دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے اپنے آخری نبی، حضرت رسول مکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا:

قل ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین۝ (انعام ۱۶۲)

ترجمہ: (محبوب!) کہہ دو میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری وفات (سب) اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

❁ ایک اور مقام پر اپنے محبوب ﷺ کو یوں حکم فرمایا:

فصل لربک وانحر (الکوثر ۲)

ترجمہ: سو اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں ارشاد ہوا کہ قربانی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا تھا کہ کیا خدا تعالیٰ کو گوشت، پوست، کھال اور بال کی حاجت ہے؟ تو اس کا جواب درج ذیل آیت میں ارشاد فرمایا:

لن ینال اللّٰہ لحومھا ولا دماء ھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم (الحج ۳۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو ان (جانوروں) کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے البتہ تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں تقویٰ کا ذکر کر کے اشارہ فرما دیا کہ قربانی کے بارے میں تمہارا خلوص اور تقویٰ دیکھا جائے گا۔ دل میں خلوص اور عمل میں تقویٰ کا رنگ جتنا زیادہ ہوگا' بارگاہ ربوبیت میں قبولیت کا شرف اتنا ہی زیادہ نصیب ہوگا۔ لہذا خلوص اور تقویٰ کے متعلق ہر ممکن کوشش کرو۔

❁ قربانی کے گوشت کے حوالے سے یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اس کا گوشت صرف اپنے تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان مسکینوں کو بھی کھلایا جائے جو

Marfat.com

قناعت کی چادر اوڑھے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ وہ نہ کسی سے اپنا حال کہتے ہیں اور نہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور ان سائلوں کو بھی نوازا جائے جو تمہارے پاس مانگنے آتے ہیں

اسی لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے

فکلوا منھا و اطعموا القانع والمعتر (الحج ۳۶)

ترجمہ : تو ان (قربانیوں) سے خود بھی کھاؤ اور قناعت کرنے والے فقیر اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔

قربانی سنت ابراھیمی ھے

احادیث مبارکہ میں قربانی کو اس حوالہ سے بھی متعارف کرایا گیا ہے کہ یہ سنت ابراہیمی ہے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم ﷺ سے قربانی کے متعلق عرض کیا تھا: یارسول اللہ ماھذہ الاضاحی ؟

ترجمہ : اے اللہ کے رسول ﷺ ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟

تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سنۃ ابیکم ابراھیم (سنن ابن ماجہ ص ۲۳۳، مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

ترجمہ : یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔

گویا ارشاد فرمایا گیا کہ ہم قربانی کی صورت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار قائم کئے ہوئے ہیں۔

ایک ضروری وضاحت: اس حدیث پاک سے روز روشن کی طرح واضح ہورہا ہے کہ اسلام بزرگوں کی یادگاریں ختم کرانے نہیں آیا بلکہ انہیں قائم رکھنے کے لئے آیا ہے۔ لہذا اپنے بزرگوں کی یادیں منانی چاہییں۔ وہ لوگ جو خوف خدا اور شرم نبی سے عاری ہو کر بزرگوں کی یادیں منانے والے مسلمانوں پر کفر وشرک اور بدعت کے فتوے جڑتے ہیں انہیں اس فتوی بازی کے ذوق سے باز آجانا چاہیے،

Marfat.com

کیونکہ اسلامی معمولات کا اکثر وبیشتر حصہ کسی نہ کسی نبی ،رسول یاصحابی کی یاد کیساتھ ہی وابستہ ہے ۔لہذاان یادوں کومنانا شرک نہیں، عشق ہے، بدعت نہیں ،سراسر محبت ہے۔

دوسری بات یہ بھی قابل غور ہے کہ عربی میں لفظ ''اب'' صرف حقیقی باپ کے لئے نہیں بولا جاتا بلکہ اس کا استعمال دادا، چچا اور کسی بڑے بزرگ کے لئے بھی ہوتا ہے ۔جیسا کہ اس حدیث پاک میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسلمانوں کا ''اب''(باپ) کہا گیا ۔حالانکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلمانوں کے حقیقی باپ نہیں بلکہ اکابر اور بزرگوں میں سے ہیں۔

قربانی سنت مصطفوی ھے

قربانی جہاں ابراہیمی یادگار ہے وہاں سنت حبیب پروردگار بھی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

اقام رسول اللہ ﷺ بالمدینۃ عشر سنین یضحی

(جامع ترمذی ۱/۱۸۲ مسند احمد ۲/ ۳۸، مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

رسول اکرم ﷺ مدینہ طیبہ میں دس سال قربانی کرتے رہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے قربانی کی تمیقت خوب نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ قربانی سے مقصود رضائے خداوندی کا حصول ہے ۔قربانی کے ان مقاصد ومطالب کے پیش نظر کوئی مسلمان بھی قربانی کی اہمیت وضرورت سے انکار نہیں کرسکتا۔

Marfat.com

باب نمبر ۳

اِسلامی دور کی چند قُربانیاں

گذشتہ صفحات میں انسان اول سے لے کر نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تک کی قربانیوں کا ذکر گزرا ہے۔ آئندہ صفحات میں دور اسلام کی چند قربانیوں کا ذکر مقصود ہے، جسمیں بانی اسلام حضرت رسول اکرم ﷺ کی قربانیاں اور آپ کے متبعین یعنی صحابہ کرام کی قربانیوں کا تذکرہ ہوگا

بانی اسلام ﷺ کی قربانیاں

بانی اسلام حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے غلاموں و جان نثاروں کو قربانی کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ خود عملی طور پر قربانی کر کے بھی دکھائی ہے جیسا کہ گذشتہ سطور میں یہ حدیث پاک گزری ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں دس سال متواتر قربانی فرمائی۔ اسکے علاوہ صلح حدیبیہ اور حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر بھی بانی اسلام حضرت رسول مکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے قربانیاں فرمائی ہیں۔ آپ نے ان مختلف اوقات میں دنبوں، بکریوں، گائیوں اور اونٹوں کو ذبح فرمایا۔ جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں کبھی اونٹ، کبھی بھیڑ اور کبھی بکری کی قربانی فرمائی۔ (سنن کبریٰ ۹/۲۷۲)

دنبوں یا مینڈھوں کی قربانی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

ضحی رسول اللہ ﷺ بکبش اقرن فحیل یا کل فی سواد ویمشی وینظرفی سواد (ترمذی جلد ۱ ص ۲۷۵ واللفظ لہ ابوداؤد ۲/۳۰ مشکوۃ ص ۱۲۷)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے سینگ والے، موٹے تازے دنبے کی قربانی فرمائی، اسکا منہ، پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھی۔

❀...... حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان النبی ﷺ ضحی بکبشین اشعرین املحین

(زجاجۃ المصابیح ۱/۴۰۴ واللفظ لہ، ابوداؤد ۲/۳۰، ابن ماجہ ص ۲۳۲)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے دوگندمی رنگ کے بالوں والے مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

❀...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ا انکفاالی کبشین اقرنین املحین فذبھمابیدہ

(بخاری جلد ۲ ص ۸۳۳ واللفظ لہ، مسلم جلد ۲ ص ۱۵۵، ابوداؤد ۲/۳۰، مشکوۃ ص ۱۲۷)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ دوگندمی رنگ مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے، تو آپ نے انہیں اپنے دست مبارک سے ذبح فرمایا۔

❀...... حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم فرمایا، جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ چنانچہ قربانی کرنے کے لئے ایسا دنبہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ، پھر فرمایا: اسکو پتھر سے تیز کرو، میں نے اسکو تیز کیا پھر آپ نے چھری لی

واخذالکبش فاضجعہ ثم ذبحہ' (مسلم جلد ۲ ص ۱۵۶، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۰، مشکوۃ ص ۱۲۷)

ترجمہ: اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا اور ذبح کر دیا۔

❀...... حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

ضحّی رسول اللہ ا لکبشین املحین ،موجؤین ،خصبین (نصب الرایۃ ج۴ص۲۱۶)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے دوگندمی رنگ، والے خصی دنبے ذبح فرمائے۔

بکریوں کی قربانی

بکری کی قربانی کے متعلق حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

کنت افتل قلائد الغنم للنبی فیبعث بھا (بخاری ج ا ص۲۳۰ واللفظ لہ نسائی ج ۲ص ۱۸)

ترجمہ: میں حضور اکرم ﷺ کی قربانی والی بکریوں کے ہار کے لئے رسی بناتی ...... تو آپ (وہ ہاران کے گلے میں ڈال کر) انہیں (مکہ مکرمہ) بھیج دیتے۔

۞ ...... آپ ہی سے مروی دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

اھدی النبی مرۃ غنما (بخاری ا ص ۲۳۰، مسلم ا ص ۴۲۵، ابن ماجہ ص ۲۳۰، مشکوۃ ص ۲۳۱)

ترجمہ: ایک مرتبہ حضور پاک ﷺ نے (میدان منیٰ میں) بکریوں کو قربانی کے لئے بھیجا۔

۞ ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی راوی ہیں کہ:

وان کان لیذبح الشاۃ فیتتبح بھاصدائق خدیجۃ فیھدیھا لھن

(ترمذی ۲ص ۲۲۸)

ترجمہ: اور آپ ﷺ جب کبھی بکری ذبح فرماتے تو حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو تلاش کر کے اس بکری کا گوشت انہیں بھجوایا کرتے۔

دوسری روایت کے الفاظ ہیں:

وربما ذبح الشا ۃ ثم یقطعھا اعضاءً ثم یبعثھافی صدائق خدیجۃ

(بخاری ا ص ۵۳۹ واللفظ لہ، مسلم ص ۲/۲۸۴، مشکوۃ ص ۵۷۳)

ترجمہ: اور آپ اکثر بکری ذبح فرماتے، اس کے مختلف ٹکڑے بنا کر حضرت

Marfat.com

خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں میں تقسیم فرماتے۔

ان روایات سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بکری کی قربانی بھی فرمائی ہے۔

گائے کی قربانی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ہمارے پاس قربانی والے دن (نوذوالحجہ) گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا یہ کیسا ہے؟

قال نحر رسول اللہ عن ازواجه

(بخاری ۱/۲۳۱، واللفظ لہ، مسلم ص ۱/۴۲۴، مشکوٰۃ ص ۲۳۱)

ترجمہ: تولانے والے نے بتایا کہ رسول پاک ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے ذبح کی ہے۔

❁...... دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں:

ضحّی رسول الله عن نسآئه بالبقر

(بخاری ۲/۸۳۴ واللفظ لہ، نصب الرایہ ۴/۲۱۶، مسند احمد ۷/۳۹)

ترجمہ: رسول پاک ﷺ نے اپنی عورتوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

❁...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ذبح رسول الله عن عائشة بقرة يوم النحر (مسلم ۱/۴۲۴، مشکوٰۃ ص ۲۳۱)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے قربانی والے دن ایک گائے حضرت عائشہ کی طرف سے ذبح فرمائی۔

❁...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

ذبح رسول الله عمن اعتمر عن نسآئه فی حجة الوداع بقرة بينهن (ابن ماجہ ص ۲۳۳ واللفظ لہ، ابوداؤد ۱/۳۴۴)

Marfat.com

ترجمہ: حجۃ الوداع کے موقعہ پر جن ازواج مطہرات نے عمرہ کی سعادت بھی حاصل کی حضور اکرم ﷺ نے ان ازواج کی طرف سے گائے قربانی کی۔

❁ ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

ان رسول اللہ نحر عن ال محمد فی حجۃ الوداع بقرۃ واحدۃ (ابوداؤد ۱/۳۴۴ واللفظ لہ، ابن ماجہ ص ۲۳۳)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی آل کی طرف سے ایک گائے کی قربانی فرمائی۔

اونٹ کی قربانی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

نحر النبی ﷺ بیدہ سبع بدن قیاما (بخاری ۱/۲۳۱ واللفظ لہ، ابوداؤد ص ۳۰)

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیے۔

❁ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اھدی النبی ﷺ مائۃ بدنۃ (بخاری ۱/۲۳۲)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ایک سو اونٹوں کی قربانی فرمائی۔

❁ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ جمرات کو رمی کرنے کے بعد انصرف الی البدن فنحرھا (مسلم ۱/۴۲۱)

آپ اونٹوں کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے انہیں نحر کیا (ذبح فرمایا)

❁ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ نے جب حج مبارک کا ارادہ فرمایا تو سو اونٹ ساتھ لئے، جب قربانی کا دن آیا تو آپ قربان گاہ (میدان منیٰ) میں تشریف لائے۔

فنحر ثلاثا و ستین بدنۃ ثم اعطی علیا فنحر معہ مابقی

(کشف الغمہ واللفظ لہ ۱/۲۹۲، مسلم ۱/۳۹۹، ابوداؤد ۱/۲۶۴، مشکوٰۃ ص ۲۲۵)

Marfat.com

ترجمہ: تو آپ ﷺ نے تریسٹھ اونٹ خود ذبح فرمائے اور باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے اذن سے قربانی کیئے۔

❀...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے بعض اونٹ خود ذبح فرمائے اور بعض کسی اور نے قربانی کیئے۔ (نسائی اص ۲۰۰)

اونٹوں کا مظاہرہ عشق و محبت

عشق مصطفیٰ ﷺ سے سینوں کو بھرپور کرنے والوں کے لئے یہ واقعہ تسکین و فرحت کا سامان ہے کہ رسول دوعالم ،محبوب جہاں ،رحمت عالمیاں ، حضرت حبیب کبریاء ﷺ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ہاتھ میں چھری لئے جب اونٹوں کے سامنے آئے ، اوراونٹ پانچ پانچ چھ چھ کی تعداد میں آپ کی بارگاہ عالیہ میں لائے جانے لگے جب ان کی نظر چہرہ والضحیٰ پر پڑی ،اونٹ بے خود ہوگئے ،جذب و مستی میں ڈوب گئے ،انہیں جان جانے کا غم نہ رہا، بھاگ کر جان بچانے کی فکر دامن چھوڑ گئی اور وہ عشق سرکار کے تسلط میں آ گئے ۔دل نے کہا اس نازنین کے ہاتھوں ذبح ہونا بڑے نصیب اور مقدر کی بات ہے ،کیونکہ ان کے جسم منور سے لگنے والا مرتا نہیں ،زندہ ہوجاتا ہے ۔اونٹ وارفتہ ہوگئے ،دیوانہ وار ایک دوسرے کو دھکیلنے لگے،ہر کسی کی خواہش تھی کہ دوسرے کو ہٹا کر پہلے اسے ذبح کیا جائے ، یداللہ والے گورے گورے ہاتھ پہلے اس پر چھری چلائیں ،کیونکہ ان کے ہاتھ سے کٹ جانا دونوں جہاں کی سعادتوں کا باعث ہے۔ ؎

همه آهوان صحرا سر خود نهاده برکف
بامید آں کہ روزے تو آمد شکار خواہی

؎ جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتہ ستم تری غیرت کو کیا ہوا

(مشکوٰۃ ص ۲۳۲،ابوداؤد ا/ ۲۴۵،مسند احمد ۳ص ۳۵۰،زجاجۃ المصابیح ۲/ ۱۲۲،نیل الاوطار ۵/ ۱۴۷،کوثر الخیرات ص ۳۵۹)

Marfat.com

اے صاحبان عشق ومحبت غور فرمایئے! جب جانوروں کے اندر محبوب کے قدموں پر قربان ہونے کا اس قدر ذوق وشوق ہے تو پھر انسانوں کے عشق ومحبت اورعقیدت والفت کے جو جذبات اس وقت موجزن ہوتے ہیں جب وہ محبوب کے قدموں پر وہ اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔؟

نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت
سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

صلح حدیبیہ کے دن قربانی

ہجرت کے چھٹے سال حضور اکرم ﷺ عمرہ شریف کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب مسلمان ہمراہ تھے، نبی کریم ﷺ نے خود اور صحابہ کرام نے بھی قربانیوں کے اونٹ ساتھ لئے۔ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ سے باہر نو (۹) میل کے فاصلہ پر مقام حدیبیہ پر روک دیا، دونوں طرف سے بات چیت ہوئی آخر کار ایک صلح نامہ تحریر کیا گیا جس کی رو سے یہ طے پایا کہ مسلمان اس سال واپس چلے جائیں اور اگلے سال آئیں انہیں تین روز تک مکہ مکرمہ میں ٹھرنے کی اجازت ہوگی۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے جان نثاروں نے اونٹوں کی قربانیاں کیں اور سر منڈوا کر احرام کھول دیا۔

(بخاری ۱/ ۳۷۰ تا ۱۱/ ۶۱۰، مسلم ۲/ ۱۰۶، ابوداؤد ۲/ ۳۲، ترمذی ۱/ ۱۸۱ موطا ص ۴۹۷، ابن ماجہ ص ۲۳۳)

ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی

حضور اکرم ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات بالخصوص حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہن) کی طرف سے بھی قربانی فرمائی ہے جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

Marfat.com

آل اور امت کی طرف سے قربانی

بانی اسلام حضرت رسول مکرم ﷺ نے جہاں اپنی طرف سے اور اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے قربانی فرمائی وہاں پر آپ نے اپنی امت کو بھی یاد رکھا اور آپ نے اپنی آل اور ساری امت کی طرف سے بھی قربانی فرمائی ہے۔

❁...... حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول پاک ﷺ دودنبوں کی قربانی فرماتے تھے، ان میں ایک کو ذبح کر کے فرماتے: "**اللھم ھذا عن محمد و آل محمد** اے اللہ! یہ محمد اور آل محمد کی طرف سے ہے۔ اور دوسرا ذبح کر کے فرماتے: **اللھم ھذا عن امتی من شھد لک بالتوحید ولی بالبلاغ** (المستدرک ۳/۵۹۴)

اے اللہ! یہ میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جنہوں نے تیری توحید اور میری رسالت کی گواہی دی۔

❁...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ نے دنبہ کی قربانی دی اور فرمایا:

یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں دی۔ (دار قطنی ۴/۲۸۳، المستدرک ۴/۲۲۱ عن ابی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ)

❁...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث میں ہے کہ: آپ نے اپنے دست مبارک سے جانور ذبح کئے اور ذبح کے وقت "**بسم اللہ واللہ اکبر**" پڑھا پھر کہا: اے اللہ! یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہیں کر سکے۔ (ترمذی ۱/۱۸۳، ابوداؤد ۲/۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

اپنی ولادت کی خوشی میں قربانی

دیگر قربانیوں کے علاوہ بانی اسلام حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی ولادت مبارکہ کی خوشی میں بطور عقیقہ بھی جانور کی قربانی فرمائی تھی۔ "**بسم اللہ**

Marfat.com

واللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کیا گیا جب گوشت ٹکڑے ٹکڑے کرلیا گیا تو پانی میں نمک ڈال کر پکایا گیا تو آپ نے اعلان فرمادیا کہ "ھذہ عقیقتی" یہ میرا عقیقہ ہے۔ (کشف الغمہ ۱/۲۹۶، الحاوی للفتاوی ۱/۱۹۶، بیہقی ۹/۳۰۰، فتح الباری ۹/۴۸۹)

اس واقعہ میں ان حضرات کے لئے سامان عبرت ہے جو حضور ﷺ کی ولادت پر خوشی منانے والوں سے بلاوجہ ناراض ہوتے ہیں کیونکہ جب آپ نے اپنی ولادت کی خوشی منائی ہے تو آپ کے نام لیوا اس خوشی کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟

نواسوں کی ولادت پر قربانی

جس طرح سرور کائنات، بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی ولادت مبارکہ کی خوشی میں قربانی فرمائی تھی اسی طرح آپ نے اپنے نواسے حضرت امام حسن وحضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی مبارک پیدائش پر بھی جانور ذبح فرمائے تھے۔

۞ ...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں:

کہ آپ ﷺ نے امام حسن وحسین کی ولادت پر ان کی طرف سے ایک ایک دنبہ ذبح فرمایا۔ (ابوداؤد ۲/۳۶، مشکوۃ ص ۳۶۳)

۞ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری ذبح فرمائی۔ (ترمذی ۱/۱۸۳، مشکوۃ ص ۳۶۲)

حضور ﷺ جانور ذبح کیسے فرماتے ؟

حضرت رسول مکرم ﷺ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ اول تو قربانی خود کرتے، اونٹ کو نحر کرتے (اونٹ کو کھڑا کر کے سینہ میں گلے کی انتہاء پر تکبیر کہہ کر نیزہ مارنا نحر کہلاتا ہے) اور گائے کو کبھی نحر اور کبھی ذبح کرتے (چھری یا خنجر وغیرہ سے جانور کی رگیں کاٹنا ذبح کہلاتا ہے) جبکہ بکری اور دنبہ ذبح فرمایا کرتے تھے۔ چھری کو اچھی طرح تیز کر لیتے، جانور کا رخ قبلہ کی طرف کر کے اپنا قدم مبارک اس کے پہلو پر رکھ دیتے اور "بسم اللہ واللہ اکبر" پڑھ کر چھری وغیرہ چلاتے

Marfat.com

ساتھ ہی یہ دعا فرماتے:

"انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض علیٰ ملة ابراهیم حنیفاً وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت وانا من المسلمین"

اور اسکے بعد اپنی طرف سے اور اپنی آل وامت کی طرف سے قبولیت کی دعا فرماتے۔ (بخاری ۲/۸۳۴، مسلم ۲/۱۵۶، ابوداؤد ۲/۱۵۶، مشکوۃ ص ۱۲۷)

صحابہ کرام کی قربانیاں

سطور ذیل میں دور اول کے مسلمان یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی چند قربانیوں کا ذکر پیش خدمت ہے۔

۞ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر سال دو جانور قربانی کیا کرتے تھے، ایک اپنی طرف سے اور ایک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور فرماتے مجھے آپ نے حکم فرمایا ہے کہ جب تک زندہ رہوں آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں۔

(ترمذی ۱/۱۸۰، ابوداؤد ۲/۳۲۹، مستدرک ۴/۲۳۰، مسند احمد ۲/۱۰۲، مشکوۃ ص ۱۲۸)

۞ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔ (بخاری ۲/۸۳۵، مسند احمد ۳/۱۰۱)

۞ ...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اپنے تمام چھوٹے بڑے بچوں کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (مصنف عبدالرزاق ۴/۳۸۰)

۞ ...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مدینہ میں قربانیوں کو خوب پالا کرتے تھے اور تمام مسلمانوں کا یہی عمل تھا۔ (بخاری ۲/۸۳۳)

۞ ...... ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت نافع کو ایک مینڈھا

Marfat.com

ذبح کرنے کا حکم دیا، انہوں نے وہ جانور ذبح کر کے آپ کے پاس پہنچا دیا، اس وقت حضرت ابن عمر بیمار تھے اور نماز عید بھی مسلمانوں کے ساتھ نہ پڑھ سکے، جب جانور ذبح ہو گیا تو آپ نے اپنے سر کے بال منڈوا دیئے۔ (مؤطا امام مالک ص ۴۹۵)

❁ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم نے حدیبیہ کے مقام پر اونٹ اور گائے کی قربانی سات، سات افراد کی شراکت سے کی۔ (ابوداؤد ۲/۳۲، ترمذی ۱/۱۸۱، موطا ص ۴۹۷، ابن ماجہ ص ۲۳۳)

❁ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ) حضور اکرم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں اونٹ (زیادہ قربان کئے جانے کی وجہ سے) کم پڑ گئے تو آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا (اب) گائیں ذبح کر لیا کرو۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۳)

قربانی کا حکم سب کے لئے

قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادبھی ہے اور محبوب خدا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک سنت بھی نیز خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام بھی اطاعت رسول میں قربانیاں دیتے رہے۔ اسلام نے اپنے تمام ماننے والوں کے لئے اسے برقرار رکھا ہے چند دلائل ملاحظہ ہوں!

❁ ...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے نور نظر، لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو رضائے خداوندی پہ قربانی کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا، تیاری مکمل ہوگئی، چھری حلق نازنین پہ چلانے لگے تو جنت سے دنبہ آ گیا اور حضرت اسماعیل کو بچا لیا گیا تو اس وقت بارگاہ رب العزت سے اجر و رضا کا مژدہ ملا اور ساتھ ہی یہ خوشخبری سنائی گئی۔

وترکنا علیه فی الآخرین (الصافات ۱۰۸)

ترجمہ: اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں ان کا ذکر چھوڑا۔

جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ قربانیاں حضرت ابراہیم کی سنت ہیں۔ (ابن ماجہ ۲/۲۳۳، مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

Marfat.com

تو گویا اسلام نے قیامت تک کے مسلمانوں کو سنت ابراہیمی پر عمل کرنے کا موقعہ دیا ہے۔

❁...... ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوال کیا: کیا قربانی واجب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: حضور ﷺ نے بھی قربانی کی ہے اور مسلمانوں (صحابہ کرام) نے بھی۔ اسنے دوبارہ پوچھا کیا یہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: سمجھتا نہیں قربانی حضور نے بھی کی ہے اور مسلمانوں نے بھی۔ (یعنی اگر واجب اور ضروری نہیں تو حضور اور صحابہ کرام مسلسل یہ عمل کیوں کرتے رہے)۔ (ترمذی ص ۱/۱۸۲)

❁...... مشہور تابعی حضرت امام محمد بن سیرین فرماتے ہیں:

میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا قربانی واجب ہے؟ تو آپ نے فرمایا: رسول پاک ﷺ نے قربانی فرمائی اور آپ کی وفات کے بعد مسلمانوں نے اس عمل کو اپنایا اور یہی طریقہ (قیامت تک) جاری ہے۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۲)

قربانی کے متعلق چند الفاظ کی وضاحت

قربانی کے متعلق قرآن وحدیث میں مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں جن کی مختصر وضاحت پیش خدمت ہے۔۔۔۔ یہ تقریباً سات لفظ ہیں:

نسک ، منسک ، ھدی ، قربان، عقیقه، نحر، اضحیه

نسک: ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل ان صلوٰ تی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمين (الانعام ۱۶۳)

ترجمہ: آپ فرمائیے! بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا (سب) اللہ کے لئے ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا۔

اس کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی لفظ ''نسک'' آیا ہے۔ اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام سید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

Marfat.com

حضرت سعید بن جبیر، حضرت مجاہد اور حضرت سدی کہتے ہیں:
المراد به الذبیحة للحج والعمرة وعن قتادة الاضحية
(روح المعانی ج ۵ ص ۰۷ جز ۸)

ترجمہ: نسک سے مراد وہ جانور ہے جسے حج یا عمرے میں ذبح کیا جاتا ہے۔ اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں اس سے مراد (مطلقا) قربانی کے جانور ہیں۔

حضرت امام رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
المراد بالنسک الذبیحة بعینها (تفسیر کبیر جز ۱۳ ص ۱۱)

ترجمہ: نسک سے مراد ذبح شدہ جانور ہے۔

حضرت امام قرطبی فرماتے ہیں:
النسک جمع النسيكة وهي الذبيحة (تفسیر قرطبی ج ۴ جز ۷ ص ۱۵۲)

ترجمہ: لفظ نسک، نسیکہ کی جمع ہے اس کا مطلب ہے ذبح شدہ جانور۔

منسک: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولكل امة جعلنامنسكاً (الحج ۳۴)

ترجمہ: اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر فرمائی ہے ایک قربانی۔

لفظ "منسک" کا معنیٰ بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ قرطبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: المنسک الذبح واراقة الدم (تفسیر قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۵۸)

ترجمہ: منسک کا معنی ہے ذبح کرنا اور خون بہانا۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں
منسک کا معنی ہے۔ "اراقة الدم" (تفسیر مظہری جلد ۶ ص ۳۲۲) خون بہانا یعنی جانور ذبح کرنا

هدی: ارشاد باری تعالیٰ ہے: فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى (البقرہ ۱۹۶)

ترجمہ: تو جو فائدہ اٹھانا چاہے عمرہ کا حج کے ساتھ تو جو قربانی اسے میسر ہو وہ

Marfat.com

دے۔ (ضیاء القرآن)

❁...... علامہ سید مرتضٰی زبیدی لکھتے ہیں:

والهدی ما اهدی به الی مکة من النعم (تاج العروس ج ۱۰ص ۴۰۸)

ترجمہ: ھدی اس جانور کو کہا جاتا ہے جسے (قربانی) کے لئے مکہ مکرمہ روانہ کیا جاتا ہے۔

❁...... صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں۔

وهو شاة یذبحها یوم النحر (تفسیر خازن ج اص ۱۳۸)

ھدی اس بکری کو کہتے ہیں جسے عید کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔

❁...... امام قرطبی فرماتے ہیں:

وهومایهدی الی بیت الله من بدنة او غیرها (تفسیر قرطبی ج ا جز ۲ ص ۳۷۸)

ترجمہ: ھدی اونٹ وغیرہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جسے (قربانی کے لئے) بیت اللہ روانہ کیا جاتا ہے۔

قربان: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اذقربا قربانا (المائدہ) **ترجمہ:** جب ان دونوں نے قربانی پیش کی۔

❁...... علامہ ابوالبرکات نسفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

القربان کل ما یتقرب به العبد الی الله عزوجل من اعمال البر من نسکٍ وصدقةٍ وذبح وکل عمل صالح (تفسیر خازن، ج ا ص ۳۱۱)

یعنی قربانی، صدقہ اور تمام اعمال صالحہ جن کے ذریعے خداتعالیٰ کا قرب حاصل کیا جائے اس کو قربان کہتے ہیں۔

❁...... قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

القربان فی الاصل کل ما یتقرب به العبد الی الله عزوجل من نسیکة وصدقة وعمل صالح ......ثم صار اسما لذبیحة (تفسیر مظہری جلد ۲ ص ۱۸۸)

Marfat.com

یعنی قربان کا اصلی معنی تو یہی ہے کہ بندہ قربانی، صدقہ اور عمل صالح کے ذریعے قرب خداوندی حاصل کرے۔۔۔پھر یہ قربانی کے جانور کا نام ہو گیا۔

عقیقہ: احادیث مبارکہ میں ایک لفظ عقیقہ بھی استعمال کیا ہے۔

جیسا کہ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ان مع الغلام عقیقة (ابن ماجہ ۲۳۵) بے شک بچے کے ساتھ عقیقہ ہے۔

عقیقہ کا معنی ہے ذبح کیا ہوا جانور۔ اس سے مراد وہ جانور ہے جو نومولود بچے کے سر کے بال منڈانے کے موقعہ پر ذبح کیا جاتا ہے۔

نحر: ارشاد باری تعالیٰ ہے: **فصل لربک وانحر** (الکوثر)

❁...... علامہ خازن اس لفظ کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

وانحر نسکک (خازن ج۴ص۴۱۶) اپنی قربانی ذبح کرو

❁...... امام رازی فرماتے ہیں: **ان المراد هو نحر البدن** (تفسیر کبیر جز۳۲ص۱۲۹) اس کا مطلب ہے اونٹ وغیرہ قربان کرنا۔

اضحیہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الاضحیة لصاحبها بکل شعرة حسنة (الترغیب والترہیب ۲/۱۵۴)

قربانی کے مالک کو اس کے ہر بال کے عوض ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے۔

❁...... حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اضحیہ واحد ہے جس کی جمع اضاحی ہے۔ ایک لفظ **ضحیہ** ہے اس کی جمع ضحایا ہے۔ اسی طرح ایک لفظ اضحاۃ بھی مستعمل ہے جسکی جمع اضحی ہے۔

وقال الطیبی الاضحیة مایذبح یوم النحر علی وجه القربة

(مرقات ج۳ص۳۰۲)

Marfat.com

اورطبی کہتے ہیں کہ جس جانور کو ثواب اور قرب خداوندی کیلئے عید کے روز ذبح کیا جائے اسے اضحیہ کہتے ہیں۔

❀ ...... امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وھی اسم للمذبوح یوم النحر (برحاشیہ شرح مسلم)

یہ اس جانور کا نام ہے جسے عید کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔

قربانی کے مختلف مواقع

اسلام نے اپنے تابعداروں کو قربانی کے مختلف مواقع فراہم کئے ہیں تا کہ مسلمان زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کر کے خدا کی رضاوخوشنودی حاصل کر سکیں۔

بچے کی پیدائش پر (عقیقہ)

زمانہ جاہلیت میں لوگ بچے کی پیدائش کے موقع پر جانور ذبح کرتے اور اسکے خون سے بچے کا سر آلود کر دیتے۔ اسلام نے جاہلیت کی اس رسم کو ختم کر دیا۔ اور مسلمانوں کو یہ طریقہ سکھایا کہ بچے کی ولادت کے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے، بچے کے سر کے بال منڈوائے جائیں اور بالوں پر خون کی بجائے زعفران لگا دیا جائے۔اس سے بچے کی مصیبت، بلا اور اذیت وتکلیف دور ہو جاتی ہے اور بچے کو آرام وراحت میسر آتی ہے۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۶، ۳۷، ابن ماجہ ۲۳۵، ترمذی ۱/ ۱۸۳،

بہتر ہے یہ کہ عقیقہ ساتویں دن ہو ورنہ چودھویں دن، اکیسویں دن یا اسکے بعد بھی کیا جا سکتا ہے۔ (ترمذی ۱/ ۱۸۳، بیہقی ص ۹/ ۳۰۳، نیل الاوطار ص ۵/ ۱۵۱)

اگر بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو زندگی میں جب چاہے خود بھی کر سکتا ہے۔

(فتح الباری ۹/ ۴۸۹، نیل الاوطار ۵/ ۱۵۱)

مستحب یہ ہے کہ بچہ کی طرف سے دو جانور ذبح کئے جائیں اور بچی کی طرف سے ایک۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۶، ترمذی ۱/ ۱۸۳، ابن ماجہ ۲۳۵، مشکوۃ ص ۳۶۲)

اگر بچہ کی طرف سے ایک جانور بھی ذبح کر دیا تو بھی درست ہے، کیونکہ

Marfat.com

حضور ﷺ نے امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی طرف سے ایک، ایک دنبہ ذبح فرمایا تھا۔ (ابوداؤد ۲/۳۶، ترمذی ۱/۱۸۳، مشکوۃ ص ۳۶۲، ۳۶۳)

واضح رہے کہ اونٹ اور گائے میں بھی ایک یا دو حصے منتخب کئے جاسکتے ہیں۔

حج کے موقع پر قربانی

حج کے موقع پر جو قربانی کی جاتی ہے اس کی بھی تین صورتیں ہیں۔

حج افراد: صرف حج کا احرام باندھنا ''افراد'' کہلاتا ہے یعنی حج کا ارادہ رکھنے والا میقات (وہ مقام جہاں سے احرام باندھا جاتا ہے) سے حج کا احرام باندھے، قرآن وسنت کے احکامات کے مطابق افعال ومناسک حج مکمل کرے، عرفات سے منیٰ آتے ہوئے رمئی جمار کرنے کے بعد قربان گاہ جا کر کوئی فربہ جانور خرید کر اس کی قربانی کرے۔

یاد رہے کہ یہ قربانی واجب نہیں بلکہ بطور شکرانہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حج کی عظیم سعادت عنایت فرمائی ہے۔

حج تمتع: تمتع کا معنی ہے فائدہ اٹھانا، مطلب یہ ہے کہ حج کے ساتھ عمرہ ادا کرنا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی (البقرہ ۱۹۶)

یعنی جو عمرہ کے ساتھ حج کا فائدہ اٹھائے تو اسے جو جانور میسر آئے (اسکی قربانی کرے) یعنی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھنا، مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرنا اور احرام کھول دینا اور پھر مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھنا ''تمتع'' کہلاتا ہے۔

حج تمتع کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے۔ (مؤطا امام محمد ص ۲۱۷)

حج قِران: قران کا معنی ہے ملانا، میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا ''قران'' کہلاتا ہے۔ حج قران ادا کرنے والے پر بھی قربانی واجب ہے۔

(مسلم ۲/۱۵۳، دارقطنی ۲/۲۷۶، مصنف ابن ابی شیبہ جز ۱ جلد ۴ ص ۲۵۴، مصنف عبدالرزاق ۴ ص ۳۸۲)

Marfat.com

عید الاضحی کے موقع پر قربانی

قربانی کا ایک عظیم الشان اور روح پرور موقع عید الاضحیٰ ہے۔ مسلمان نہایت عقیدت واحترام اور ذوق وشوق کے ساتھ ہر سال اس موقع پر قربانی کا اہتمام کرتے ہیں اور ہر طرف جذبہ تسلیم ورضا نظر آتا ہے۔

قرآن وحدیث نے مسلمانوں کو جابجا اس قربانی کے لئے ابھارا ہے۔ بانی اسلام حضور رسول مکرم ﷺ اور دور اول اور بعد کے مسلمانوں نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ بلکہ حضرت نبی مکرم ﷺ نے طاقت رکھنے کے باوجود قربانی نہ دینے والوں پر اظہار ناراضگی بھی فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: ''جو شخص طاقت کے باوجود قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے''۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۲)

اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لئے زبردست وعید ہے جو استعداد ہونے کے باوجود مختلف بہانے بنا کر قربانی سے اعراض وروگردانی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

Marfat.com

باب نمبر٤

فضائل قربانی

رضائے خداوندی ،سنت نبوی کی پیروی، خلوص وللّٰہیت ،تقویٰ وطہارت اورسنت وشریعت کی تابعداری کے جذبہ سے قربانی دینے والوں کو بارگاہ ربوبیت سے جوانوار وتجلیات اورفضائل وبرکات نصیب ہوتے ہیں، درج ذیل روایات سے ان کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

۞...... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:
رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ماعمل ادمی من عمل یوم النحر احب الی الله من اهراق الدم انه لیاتی یوم القیمة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم لیقع من الله بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بها نفسا

(مشکوٰۃ ص ۱۲۸،ترمذی ۱/۱۸۰،ابن ماجہ ص ۲۳۳،مستدرک ۲/۲۲۲)

ترجمہ: عید قربان کے دن کسی شخص کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے زیادہ پسندیدہ نہیں کیونکہ قیامت کے روز قربانی کا جانور اپنے سینگوں ، اپنے بالوں اوراپنے کھروں سمیت آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں مقبول ہوجاتا ہے، پس تم خوشی سے قربانی کرو۔

۞...... حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایها الناس ضحوا واحتسبوا بدمائها فان الدم وان وقع فی الارض فانه یقع فی حرز الله عزوجل (مجمع الزوائد ۴/۲۰،الترغیب والترہیب ۲/۱۵۵)

Marfat.com

ترجمہ: اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون میں ثواب کی نیت کرو! کیونکہ قربانی کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

❁...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من ضحی طیبة نفسه محتسبا لاضحیته کانت له حجابا من النار (مجمع الزوائد ۴/۲۰، الترغیب والترہیب ۲/۱۵۵)

ترجمہ: یعنی جس آدمی نے خوشی کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے قربانی کی تو وہ قربانی اس کے لئے آگ سے حجاب (بچاؤ کا سامان) بن جائے گی۔

❁...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

یافاطمة قومی الی اضحیتک فاشهدیها فان لک باول قطرة تقطر من دمها ان یغفرلک ماسلف من ذنوبک قالت یارسول الله ألنا خاصة اهل البیت او لنا وللمسلمین ؟قال بل لنا وللمسلمین

(الترغیب والترھیب ۲/۱۵۴، مستدرک ۴/۲۲۲، مجمع الزوائد ۴/۲۰، نصب الرایة ۴/۲۱۹)

ترجمہ: یعنی اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس کھڑی ہو! کیونکہ قربانی کے خون کے ہر قطرہ کے بدلہ میں تمہارے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ اجر وثواب صرف ہم اہلبیت کے لئے ہے یا ہمیں اور تمام مسلمانوں کو بھی یہ اجر ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اجر ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کیلئے بھی ہے۔

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت منقول ہے لیکن اس میں چند الفاظ کا فرق ہے۔ فرماتے ہیں:

رسول پاک ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی قربانی کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ قربانی کے خون کے پہلے قطرہ کے ساتھ

Marfat.com

تمہارے تمام پچھلے گناہوں کو بخش دیا جائے گا۔

انہ یجآء بھا یوم القیامۃ بلحومھا ودمائھا سبعین ضعفاً ثم توضع فی میزانک

قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنے گوشت اورخون کے ساتھ لایا جائے گا اور اس کو ستر درجہ بڑھا کر تیرے میزان (جس پر اعمال تلیں گے) میں رکھا جائے گا۔

حضور ﷺ نے جب یہ ارشاد فرمایا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور ﷺ! یہ صرف آل محمد ﷺ کے ساتھ خاص ہے کیونکہ وہ خیر کے زیادہ اہل ہیں یا آل محمد اور تمام مسلمانوں کو بھی یہ اجروثواب نصیب ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اجر آل محمد اور تمام مسلمانوں کیلئے ہے۔

(سنن کبریٰ ۹/۲۸۳، نصب الرایۃ ۴/۲۲۰، کنز العمال ۵/۲۲۱، الترغیب والترہیب ۲/۱۵۴)

❁...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی ایک روایت بیان کی ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت فاطمہ کو اپنی قربانی کے پاس کھڑے ہونے کا حکم دیا اور بشارت سنائی کہ اس قربانی کے خون کے پہلے قطرہ سے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے، اور آپ نے فرمایا: اے فاطمہ! یہ دعا پڑھو! ان صلوتی و نسکی ومحیای ومماتی ...... الخ تو حضرت عمران نے سوال کیا۔۔۔ حضور ﷺ! یہ اجر ہمیں بھی ملے گا یا صرف آپ کی آل کے ساتھ مخصوص ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا یہ اجر تمام کو نصیب ہوگا۔

(مستدرک ۴/۲۲۲، مجمع الزوائد ۴/۲۰، سنن بیہقی ۹/۲۸۳، نصب الرایۃ ۴/۲۱۹)

❁...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں یہ سوال کیا: کہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارے باپ

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔انہوں نے پھر عرض کیا:

فما لنا فیها یا رسول الله ؟قال بكل شعرة من الصوف حسنة قالوا فالصوف قال: بكل شعرة من الصوف حسنة

(الترغیب والترہیب ۲/۱۵۴، مسند احمد ۴/ ۳۶۸، مشکوۃ ص ۱۲۹)

ہمیں اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی۔صحابہ کرام نے پھر عرض کیا: حضور! اون کے بارے میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا: کھال کے ہر بال کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ملے گی۔

❁...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما انفقت الورق في شيء احب الى الله من نحر ينحر في يوم عيد (مجمع الزوائد ۴/۲۰، الترغیب والترہیب ۲/ ۱۵۵)

وہ روپیہ جو عید قربان کے دن قربانی کیلئے خرچ کیا جائے خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارا ہے۔

Marfat.com

باب نمبر ۵

مسائلِ قربانی

قربانی دینے والا حجامت نہ بنوائے

قربانی کا ارادہ رکھنے والے پر جہاں خلوص وللہیت کا جذبہ رکھنا ضروری ہے۔ وہاں رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ حکم بھی فرمایا کہ

من کان لہ ذبح یذبحہ فاذا اھل ھلال ذی الحجۃ فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ شیئا حتی یضحی

(ابوداؤد ۲/ ۳۰، مسلم ۲/ ۱۶۰، ابن ماجہ ص ۲۳۴ نسائی ۲/ ۱۹۴، ۱۹۵، مشکوۃ ص ۱۲۷)

جو شخص قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند نکلنے سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ اتارے۔

یہ حدیث پاک مندرجہ بالا کتب حدیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے جب کہ مفہوم سب کا ایک ہی ہے کہ قربانی کرنے والے شخص کو ذوالحجہ کی یکم سے قربانی کرنے تک (خواہ قربانی پہلے دن یا دوسرے اور تیسرے دن کرے) حجامت بنوانے سے رک جانا چاہئے......

جیسا کہ منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ میں قربانی دینے کے بعد حجامت بنوائی۔ نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ قربانی کے بعد حجامت بنوانا واجب نہیں صرف مستحب ہے۔ (مؤطا امام مالک ص ۴۹۵، مؤطا امام محمد ۲۷۹)

اگر کوئی آدمی قربانی دینے تک حجامت نہیں بنواتا تو اس پر لازم نہیں کہ قربانی دینے کے بعد وہ حجامت ضرور بنوائے۔ ہاں اگر کوئی قربانی کے بعد حجامت

Marfat.com

:نوالیتا ہے تو یہ اس کے لئے صرف جائز اور مستحب ہے۔

جسے قربانی کی طاقت نہ ہو

بانی اسلام، نبی مکرم ﷺ نے اپنی امت کے غریب اور نادار لوگوں کیلئے یہ آسانی پیدا فرمائی ہے کہ اگر کوئی قربانی دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو حصول ثواب کی خاطر اس کے لئے مندرجہ ذیل دو طریقے منقول ہیں

پہلا طریقہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ایک آدمی نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: حضور! اگر میں قربانی نہ کرسکوں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ولکن خذ من شعرک واظفارک وتقص شاربک وتحلق عانتک فذالک تمام اضحیتک عنداللہ (مستدرک ۴/۲۲۳، ابوداؤد ۲/۲۹، نسائی ۲/۱۹۵، مشکوۃ ص ۱۲۹)

(عید کے دن) تو اپنے بال کاٹ لے، ناخن اتارے، مونچھیں پست کرے اور زیرناف بال مونڈ لے تو تجھے پوری قربانی کا ثواب مل جائے گا۔

امام ذھبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے (المستدرک مع التلخیص ۴/۲۲۳)

یعنی قربانی کی طاقت نہ رکھنے والا غریب اور نادار آدمی اگر عید کے روز حجامت بنوالے تو قربانی کا ثواب پائے گا۔

دوسرا طریقہ: حضرت امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل فرمایا ہے کہ

رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی مفلس و نادار ہو، قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کوئی صورت ہے جس سے وہ قربانی کا ثواب حاصل کرسکے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر وہ آدمی عید کے روز چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھے تو اللہ تعالیٰ ساٹھ قربانیوں کا ثواب اس کے نامہ اعمال اور دفتر حسنات میں درج فرمائے گا۔ (روح البیان جلد ۱۰ ص ۵۲۵)

Marfat.com

اے امت مسلمہ کے غریبو، نادارو اور مفلسو! تمہاری قسمت کا کیا کہنا۔ تمہیں آقائے کائنات ﷺ نے قربانی کے ثواب سے محروم نہیں رکھا۔ قبولیت دعا کے اس خاص موقع پر بھی تمہیں یاد رکھا۔ اب حضور ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل پیرا ہو کر قربانی کے ثواب میں شامل ہو جاؤ اور درود و سلام کے گلدستے نچھاور کرو اس محبوب نبی پر جنہوں اس قربانی کے عظیم ثواب سے تمہیں وافر حصہ مرحمت فرمایا ہے۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

قربانی ہر سال ہے

بعض سادہ لوح حضرات اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اگر ایک سال قربانی کر لی تو اب ہمیشہ بریٔ الذمہ ہیں، اب پورے زندگی دوبارہ قربانی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں...... کیونکہ طاقت اور وسعت رکھنے والے آدمی پر ہر سال قربانی واجب اور ضروری ہے۔ سابقہ روایات میں یہ حدیث پاک گزری ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ہر سال قربانی فرمائی، اس سے ثابت ہوا کہ صاحب استطاعت پر قربانی ہر سال واجب ہے۔

قربانی کے جانور

احادیث مبارکہ میں درج ذیل جانوروں کی قربانیوں کا ذکر ملتا ہے۔

1...... اونٹ .... نر اور مادہ

2...... گائے .... نر اور مادہ

3...... بکری .... نر اور مادہ

4...... مینڈھا .... نر اور مادہ

5...... دنبہ .... نر اور مادہ

Marfat.com

یادرہے بھینس (نراور مادہ) کی قربانی بھی جائز ہے کیونکہ وہ بھی گائے کی قسم سے ہے (حاشیہ مشکوۃ ص ۱۲۷ نمبر ۹، فتاوی ھندیہ ۵/ ۲۹۷، شرح صحیح مسلم ۶/ ۱۳۸ از علامہ سعیدی، فتاوی ثنائیہ ۱/ ۸۱۰، نزل الابرار ۳/ ۹۵)

جانوروں کے اوصاف

رسول اکرم ﷺ نے جو جانور ذبح فرمائے ان کی روشنی میں مستحب یہ ہے کہ جانور مندرجہ ذیل اوصاف کے حامل ہونے چاہئیں؟

۱..... جانور موٹا تازہ اور صحت مند ہو۔

۲..... دنبہ اور مینڈھا خصی اور سینگوں والا ہو۔

۳..... اسکے پاؤں پیٹ اور آنکھیں سیاہ ہوں۔

۴..... بعض روایات میں مکمل سیاہ جانور کا ذکر بھی ہے

۵..... جانور بوڑھے کی بجائے جوان ہو

لہذا جتنا اچھا، عمدہ، بہترین اور فربہ وصحت مند جانور ہوگا اجر وثواب اتنا ہی زیادہ ملے گا۔

کونسا جانور افضل ہے؟

احادیث مبارکہ میں جن جانوروں کی قربانی کی اجازت فرمائی گئی ہے ان تمام جانوروں کی قربانی جائز و درست ہے لیکن چند جانور ایسے ہیں جنکی قربانی کو احادیث مبارکہ میں افضل اور زیادہ پسندیدہ فرمایا گیا ہے۔

۞..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دم عفر آء احب الی اللہ من دم سوداوین (مجمع الزوائد ۴/ ۲۱، سنن کبری ۹ ص ۲۷۳ واللفظ لہ)

سفید رنگ کے جانور کی قربانی اللہ تعالیٰ کے نزدیک سیاہ رنگ کے دو جانوروں کی قربانی سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

۞..... حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

الثنیی احب الی اللہ من الھرم ۔ (سنن کبری ۹ ص ۲۷۳)

بوڑھے جانور کی بجائے اللہ تعالیٰ کو "ثنی (جوان)" کی قربانی زیادہ پسند ہے۔

❁ ...... حضرت بقیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

احب الضحایا الی اللہ اغلاھا و اسمنھا (سنن کبری ۹/۲۷۲)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ وہ قربانی ہے جو زیادہ مہنگی اور الضحایا فربہ (موٹی تازی) ہو۔

❁ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خیر الضحایا الکبش الاقران (ابن ماجہ ص ۲۳۳ واللفظ لہ، ابوداؤد ۲/۹۴، سنن کبری ۹ ص ۲۷۳)

بہترین قربانی، سینگوں والے دنبہ کی ہے۔

جانور کن عیوب سے پاک ہو؟

احادیث مبارکہ میں مندرجہ ذیل عیوب والے جانور کی قربانی سے منع کیا گیا ہے۔

❁ مقابلہ...... جس کے کان اوپر کی جانب سے کٹے ہوئے ہوں۔

❁ مدابرہ...... جس کے کان نیچے کی طرف سے کٹے ہوئے ہوں۔

❁ شرقاء...... جس کے کان لمبائی میں چرے ہوئے ہوں۔

❁ خرقاء...... جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

❁ لنگڑا...... جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو۔

❁ کانا...... جس کا کانا پن نمایاں ہو۔

❁ بیمار...... جس کی بیماری نمایاں ہو۔

❁ کمزور...... جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔

❁ جس کے سینگ جڑ سے اکھاڑ لیے جائیں۔

❁ (اندھا) جسکی آنکھ میں روشنی نہ رہے

Marfat.com

❁ کان کٹا ہوا۔

(ابوداؤد۲/۳۱، ۳۲، ترمذی ۱/۱۸۱، سنن کبریٰ ۹/۲۷۴، ۲۷۵)

مختصر یہ کہ جانور خریدتے وقت خوب غور سے دیکھ لیا جائے اگر اسمیں کوئی عیب ہو تو ہرگز نہ خریدیں، جانور کو ہر عیب و نقص سے پاک ہونا چاہئے۔

چھوٹے کانوں والا جانور

یاد رہے کہ اگر کسی جانور کے پیدائشی طور پر کان چھوٹے ہوں یا ان کی نسل اور جنس ہی ایسی ہے کہ جنکے کان چھوٹے نکلتے ہیں تو ایسے جانور کی قربانی بالکل درست ہے۔ (سنن کبریٰ ۹/۲۷۶)

نوٹ:۔ اسی طرح اگر کسی جانور کے سینگ پیدائشی طور پر چھوٹے ہوں تو اسکی قربانی بھی درست ہے۔

علاوہ ازیں جس جانور کی دم کٹی ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے (سنن کبریٰ ۹/۲۸۹)

جانوروں کی عمریں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لاتذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان (مسلم ۲/۱۵۵، ابوداؤد ۲/۳۰، نسائی ۲/۱۹۶، ابن ماجہ ص ۲۳۴، مشکوٰۃ ص ۱۲۷)

مسنہ دوندا کے سوا کسی جانور کو ذبح نہ کرو، اگر مسنہ کا ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرلو۔

اس حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ اول تو تمام جانوروں کی قربانی کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسنہ ہوں۔ اگر مسنہ نہ ملے تو پھر صرف بھیڑ کے متعلق یہ رخصت ہے کہ وہ ''جذعہ'' ہو تو اسکی قربانی کی جاسکتی ہے۔

''مسنہ'' اور ''جذعہ''

❁...... محدث ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

مسنہ کا معنیٰ ہے بڑی عمر والا، جانوروں میں اسکا اعتبار یوں کیا جاتا ہے کہ

اونٹ..... جس کے پانچ سال مکمل ہوجائیں اور چھٹا سال شروع ہوجائے۔

گائے..... جس کے دو سال مکمل ہوں اور تیسرے میں اسنے قدم رکھا ہو

بھیڑ اور بکری..... جسکا ایک سال مکمل ہوجائے۔ (مرقاۃ ۳/۳۰۴)

❁..... امام نووی فرماتے ہیں:

گائے، اونٹ اور بکری میں جو جانور دوندا ہوجائے اسے مسنہ کہتے ہیں۔

(نووی شرح مسلم ۲/۱۵۵)

❁..... امام ابن اثیر لکھتے ہیں

❁..... جب گائے اور بکری دوندی ہوجائیں تو انہیں مسنہ کہا جاتا ہے (النہایہ ۲/۴۱۲)

❁..... یہی بات محدث طاہر پٹنی نے مجمع البحار ۳/۱۳۶ پر نقل کی ہے

❁..... حافظ عسقلانی لکھتے ہیں:

مسنہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے سامنے والے دو دانت گر جائیں۔

ان عبارات سے واضح ہوگیا کہ مسنہ دوندے کو کہتے ہیں، آگے عمروں کا اعتبار مختلف علاقوں کے لحاظ سے ہوگا۔

لہذا ''مسنہ'' جانور کی قربانی کریں اگر وہ نہ ملے تو پھر صرف بھیڑ کا جذعہ ہوسکتا ہے۔

جذعہ: محدث علی قاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

هو مايكون قبل السنة (مرقاۃ ص ۳/۳۰۴) وہ بھیڑ اور بکری جو ایک سال سے کم ہو

❁..... امام نووی کے بقول بعض حضرات کے نزدیک ایک سال سے کم عمر والے بھیڑ یا بکری کے جانور کو جذعہ کہتے ہیں۔ (نووی علی مسلم ۲/۱۵۵)

❁..... علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

فقہآء کی اصطلاح میں جذع اس جانور کو کہتے ہیں

Marfat.com

ماتمت له ستة اشهر (جسکے چھ ماہ مکمل ہو جائیں) التعلیق الممجد علی موطا امام محمد ۲۸۰)

❁...... امام ترمذی علیہ الرحمہ، حضرت وکیع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

الجذع ابن سبعة او ستة اشهر (ترمذی ۱/۱۸۱) جذعہ چھ سات ماہ کا ہوتا ہے

❁...... غیر مقلدین حضرات کے نواب صدیق حسن نے بھی لکھا ہے کہ "جذعہ ماله نصف سنة" (نزل الابرار ۳/۹۵) چھ ماہ کے دنبے اور بھیڑ کو کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ "جذعہ" کے متعلق اہل لغت اور فقہاء کرام کے مختلف اقوال ہیں، لیکن چونکہ یہ لفظ مسنہ کے مقابلہ میں استعمال ہوا ہے اور اہل لغت وفقہاء کا اتفاق ہے کہ مسنہ اس جانور کو کہتے ہیں جسے عرف عام میں "دوندا" کہا جاتا ہے تو بغیر کسی تردد وشک کے جذعہ کا لفظ عرف عام میں "کھیرے" پر بولا جا سکتا ہے۔

جزعہ کی قربانی

مندرجہ بالا حدیث پاک میں بھیڑ اور دنبہ کی قربانی کو اسوقت جائز فرمایا گیا ہے جبکہ دوسالہ جانور نہ ملے لیکن کتب احادیث کی بعض دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے یہ رخصت اور اجازت صرف دشواری کے وقت ہی نہیں، عام حالات میں بھی چھ ماہ کے جانور کی قربانی دی جا سکتی ہے۔

1...... حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: ان الجذع يوفى مما يوفى منه الثنى

(مشکوۃ ص ۱۲۸ و اللفظ لہ، ابوداؤد ۲/۳۰ نسائی ۲، ابن ماجہ ص ۲۳۴)

یعنی جس طرح دوسالہ جانور کی قربانی درست ہے اسی طرح چھ ماہ کے جانور کی قربانی بھی جائز ہے۔

❁...... حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں قربانی کے جانور تقسیم فرمائے تو مجھے آپ نے عتود (چھ سات ماہ کا بھیڑ کا بچہ) عنائت فرمایا۔ میں نے عرض کیا: حضور! یہ تو "جذعہ" ہے تو آپ نے

Marfat.com

فرمایا: تو اسے قربان کر لے۔تو میں نے اسکی قربانی دے دی۔ (ابوداؤد ۲/ ۳۱)

❁...... حضرت ابو کباش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ ایک سال سے کم عمر کی (کھیری) بکریاں تجارت کی غرض سے مدینہ منورہ بھیجیں، مجھے ان میں کافی نقصان ہوا، میں نے جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے پوچھا (کیا ان کی قربانی جائز نہیں؟) تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول پاک ﷺ سے سنا ہے۔

یقول نعم او نعمت الا ضحیة الجذع من الضأن (ترمذی ۱/ ۱۸۱، مشکوٰۃ ص ۱۲۸)

آپ فرماتے ہیں بھیڑ کے چھ ماہ کے جانور کی قربانی بہت اچھی قربانی ہے۔

❁...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضور ﷺ نے مجھے بکریاں عنائت فرمائیں اور حکم فرمایا کہ انہیں صحابہ کرام میں تقسیم کردو کہ وہ ان کی قربانی دے سکیں، میں نے تقسیم کر دیں۔ایک ''عتود'' (سات ماہ کا جانور) بچ گیا۔تو آپ نے فرمایا یہ تو لے لے!، میں نے عرض کیا حضور ﷺ! یہ تو چھ سات ماہ کا ہے۔آپ نے فرمایا: (کوئی بات نہیں) قربانی کرلو۔ (ترمذی ۱/ ۱۸۱، ابن ماجہ ص ۲۳۴، نسائی ۲/ ۱۹۷)

امام ترمذی فرماتے ہیں ''ھذا حدیث حسن صحیح'' (ترمذی ۱/ ۱۸۱)

❁...... اسی طرح حضرت ام بلال بنت ھلال رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یجوز الجذع من الضان اضحیة

بھیڑ کے چھ سات ماہ کے جانور کی قربانی جائز ہے

❁...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ضحینا مع رسول اللہ ﷺ بجذع من الضان (نسائی ۲/ ۱۹۷)

ہم نے رسول کریم ﷺ کیساتھ بھیڑ کے چھ سات ماہ کے جانور کی قربانی کی۔

امام ترمذی کا تبصرہ

حضرت ابو کباش رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام

Marfat.com

ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

والعمل علیٰ هذا عنداهل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیر هم ان الجذع من الضان یجزی فی الاضحية (ترمذی ۱/۱۸۱)

صحابہ کرام اور دیگر اہل علم حضرات کا یہ مسلک ہے کہ بھیڑ کے چھ سات ماہ کے جانور کی قربانی جائز ہے۔

ان عبارات سے چھ سات ماہ کے جانور کی قربانی کا مطلقاً جواز مل رہا ہے۔

یاد رہے اہلسنت و جماعت (احناف کے نزدیک چھ سات ماہ کا جانور) اتنا تندرست اور توانا ہونا چاہئے کہ اگر وہ اپنے سے بڑی عمر والے جانوروں میں کھڑا ہو تو ان جیسا معلوم ہو۔ (مؤطا امام محمد ص ۳۸، مرقات ۳ ص ۳۰۴ اشعۃ اللمعات)

جانوروں میں شراکت

بھیڑ، بکری

بھیڑ، بکری (نر یا مادہ) صرف ایک آدمی کی طرف سے قربانی کی جائے گی اس پر تمام فقہاء و محدثین کا اتفاق ہے۔ (شرح مسلم نووی ۱/۲۲۴)

اس میں ایک سے زیادہ افراد کی شراکت درست نہیں کہ چند افراد بھیڑ، بکری، دنبہ خرید کر اجتماعی قربانی کریں ...... ہاں قربانی کے ثواب میں اہل خانہ و دیگر حضرات کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ روایات میں ہے کہ حضور ﷺ کبھی اپنی طرف سے ایک جانور ذبح فرمایا کرتے تھے، تو اپنی آل اور امت کو بھی اس میں شریک فرمالیتے ...... اور کبھی دو جانور ذبح فرماتے، ایک اپنی طرف سے اور آل کی طرف سے اور ایک پوری امت کی طرف سے ...... یعنی اپنی آل و امت کو قربانی کے ثواب میں شریک فرمالیتے تھے۔ (شرح مسلم نووی ۲/۱۵۶)

اونٹ اور گائے

اونٹ اور گائے کی قربانی میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں

Marfat.com

❁...... جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ہم نے حضور ﷺ کے ساتھ حج کیا۔

فنحرنا البعیر عن سبعة و البقرة عن سبعة (مسلم ۱/۴۲۴، مشکوۃ ص ۲۳۱)

تو ہم نے اونٹ اور گائے سات سات آدمیوں کی شراکت سے ذبح کیے۔

❁...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں ہم نے حدیبیہ کے مقام پر حضور ﷺ کی موجودگی میں اونٹ اور گائے سات سات افراد کی طرف سے ذبح کئے۔

(ترمذی ۱/۱۸۱، ابن ماجہ ص ۲۳۳، ابوداؤد ۲/۳۲)۔

❁...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں: رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

البقرة عن سبعة و الجزور عن سبعة (ابوداؤد ۲/۳۲)

گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی شراکت سے ذبح کیا جائے۔

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

البقرة عن سبعة (ترمذی ۱/۱۸۱) گائے سات آدمیوں کی طرف سے قربانی کریں

حدیث جابر رضی اللہ عنہ نقل کرنے کے بعد امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ،صحیح ہے،صحابہ کرام اور ان کے بعد والے حضرات اور دیگر آئمہ کرام کا یہی نظریہ ہے۔(ترمذی ۱/۱۸۱)

واضح رہے کہ جانوروں میں حصہ ڈالنے والوں کی نیت صرف قربانی کی ہو،اگر ان میں سے کسی کی نیت بھی صرف گوشت حاصل کرنے کی ہوئی تو قربانی میں نقص آئے گا بلکہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قربانی نہیں ہوگی۔(شرح مسلم نووی ۱/۴۲۴)

نیز تمام حصہ داروں کا مذہب اور مسلک ایک ہونا چاہئے۔ اگر ان میں سے کوئی بدعقیدہ یا توہین انبیاء ورسل یا تنقیص شعائر دین کا مرتکب شامل ہوگیا تو سب کی قربانی رائیگاں جائے گی۔

جانوروں کی خدمت اور احترام

اسلام نے جہاں انسانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا درس دیا ہے

Marfat.com

وہاں جانوروں کے ساتھ بھی عمدہ طریقے سے پیش آنے کا حکم فرمایا ہے...... ان کی دیکھ بھال، چارہ وگھاس کا صحیح طریقے سے خیال رکھا جائے، ان پر بوجھ کم لادا جائے۔۔۔ یہ عام جانوروں کے متعلق ارشادات ہیں۔ تو قربانی کے جانور اسلام کی نگاہ میں کس قدر معزز، محترم اور قابل قدر رہوں گے؟

قربانی کے اونٹ کے متعلق ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

❁ **والبدن جعلناها لكم من شعائر الله** (الحج، ۳۶)

اور قربانی کے اونٹ کو ہم نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے بنایا ہے۔

یعنی قربانی کیلئے خریدا گیا اونٹ عام اونٹوں جیسا نہیں رہا بلکہ وہ خاص ہو گیا، اتنا خاص کہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بن گیا۔

❁...... دوسرے مقام پر قرآن پاک میں اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے:

ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب (الحج ۳۲)

اور جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا ادب واحترام کرتا ہے تو یہ (ادب واحترام) دلوں کے تقوٰی کی وجہ سے ہے۔

❁...... جب صفا ومروہ اور قربانی کے جانوروں کا ادب واحترام دلوں کے تقوٰے کی علامت ہے تو بزرگوں کے آثار وتبرکات اور ان کا ادب واحترام بھی بالکل جائز، درست اور شریعت کے عین مطابق ہے اور ان کی تعظیم وتکریم کو شرک وناجائز کہنا سراسر لاعلمی، نادانی اور جہالت ہے۔

❁...... اللہ کی نشانیوں میں جہاں قربانی کے جانور ہیں وہاں صفا ومروہ (جن پہاڑیوں پر حضرت ہاجرہ کے قدم لگے ہیں) کو بھی اللہ کی نشانیاں فرمایا گیا ہے۔ اب سوچئے جن پہاڑوں پر اللہ کی ایک ولیہ اور ایک نیک خاتون کے قدم لگیں وہ تو اللہ کی نشانیاں قرار پائیں تو جہاں انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے قدم اور بدن لگیں وہ جگہیں اللہ کی نشانیاں کیوں نہیں؟ **فاعتبروا يا اولى الابصار**

Marfat.com

❁...... جسطرح قربانی کے جانوروں کی تعظیم وتکریم اورادب واحترام، اجروثواب کا ذریعہ ہے، اسی طرح ان کی خدمت تواضع بھی باعث حسنات وخیرات ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مدینہ منورہ کے مسلمان اپنی قربانی کے جانوروں کو کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کرتے تھے۔ (بخاری ۲/۸۳۳)

جانور پر سوار ہونا

یاد رہے کہ بوقت ضرورت قربانی کے جانور (اونٹ وغیرہ) پر سواری کرنا جائز ہے جیسا کہ روایت ہے کہ ایک آدمی مکہ مکرمہ کی طرف سے اونٹ ہانکے جارہا تھا تو رسول پاک ﷺ نے فرمایا اس پر سوار ہوجا۔ اس نے عرض کیا یہ قربانی کا جانور ہے تو آپ نے فرمایا: سوار ہوجا، یہ بات اس نے تین بار دہرائی آپ نے تینوں بار ہی فرمایا، سوار ہوجا۔ (بخاری ۱/ ۲۲۹ مشکوۃ ص ۲۳۱)

بعض حضرات قربانی کے اونٹ پر بچوں کو سوار کر کے کرایہ وصول کرتے ہیں جبکہ ایسا کرنا بالکل غلط ہے بعض علماء کے نزدیک قربانی کو آمدنی کا ذریعہ بنانے والے کی قربانی نہیں ہوتی۔ لہذا ایسے لوگوں کو اپنے اس عمل سے رک جانا چاہیے۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت نماز عید کے بعد شروع ہوتا ہے، اگر کوئی شخص نماز عید سے پہلے ہی قربانی کر لے تو اس کی قربانی ادانہیں ہوگی اور اسے نئی قربانی دینا پڑے گی۔

❁...... حضرت برآء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: **من ضحی قبل الصلوٰۃ فانما ذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوٰۃ فقد تم نسکه واصاب سنة المسلمین** (بخاری ۲/۸۳۲)

جس نے نماز عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے کھانے، پینے کے لئے جانور ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد جانور ذبح کیا، تو اس نے اپنی قربانی مکمل

Marfat.com

(طور پر ادا) کی اور مسلمانوں کے طریقے کو پالیا۔

❁ مسلم شریف کے الفاظ ہیں من کان ذبح قبل الصلوٰۃ فلیعد (مسلم ۲/۱۵۴) جس نے نماز سے پہلے قربانی کی وہ دوبارہ قربانی دے۔

❁ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت کے الفاظ یوں ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے پھر واپس آ کر قربانیاں دیں گے۔ جو آدمی یہ طریقہ اپنائے گا وہ ہماری سنت کو پالے گا، اور جس نے نماز سے قبل جانور ذبح کرلیا تو اسنے اپنے اہل خانہ کے لئے گوشت مہیا کیا، اس کی قربانی ہرگز نہ ہوگی۔ (بخاری ۲/۸۳۲، مسلم ۲/۱۵۴)

❁ اسی طرح حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور ﷺ کے ساتھ نماز عید ادا کی جب حضور ﷺ (عید گاہ سے) واپس پلٹے تو آپ نے گوشت اور قربانی کے جانور دیکھے کہ انہیں نماز سے پہلے ہی ذبح کردیا گیا ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے نماز سے قبل جانور ذبح کیا تھا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے، اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر جانور ذبح کرلے۔ (بخاری ۲/۸۲۷، مسلم ۲/۱۵۳)

ان روایات سے واضح ہوگیا کہ قربانی کا وقت نماز عید کے بعد شروع ہوتا ہے، نماز سے پہلے ذبح کئے گئے جانور کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا بلکہ اسکی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنا پڑیگا۔

قربانی کے صرف تین دن

امت مسلمہ کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ قربانی صرف تین معلوم دنوں میں کی جاسکتی ہے، جبکہ بعض حضرات عید قربان کے مبارک موقع پر بھی امت کو اختلاف وانتشار کی بھینٹ چڑھاتے ہوئے یہ ڈھنڈورا پیٹتے ہیں کہ قربانی چوتھے دن بھی سنت ہے۔ حالانکہ یہ سراسر غلط اور بے اصل ہے۔

Marfat.com

قرآن مجید سے دلائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی مارزقھم من بھیمۃ الانعام (الحج،۲۸) ''اور وہ معلوم دنوں میں اللہ کا نام لیں ان جانوروں پر جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیئے ہیں''۔

مشہور عالم علامہ ابن رشد ''ایام معلومات'' کی وضاحت میں مختلف اقوال نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فقیل یوم النحر ویومان بعدہ وھو المشھور (بدایۃ المجتھد ۱/۴۲۲)

ایک قول یہ ہے کہ ''معلوم دنوں'' سے مراد عید کا دن اور دو دن بعد کے ہیں، اور یہی مشہور ومعروف قول ہے۔

اسی طرح مشہور مفسر حضرت امام ابوبکر رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

لما ثبت ان النحر فیما یقع علیہ اسم الایام وکان اقل مایتناولہ اسم الایام ثلاثۃ وجب ان یثبت الثلاثۃ وما زادلم تقم علیہ الدلالۃ فلم یثبت (احکام القرآن ۳/۲۳۵)

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایام معلومات سے مراد قربانی کے دن ہیں اور لفظ ایام (جمع) کی دلالت کم از کم تین پر ہے تو تین دن یقیناً ثابت ہوگئے اور تین دن سے زائد پر کوئی دلیل نہیں پس وہ ثابت نہیں۔

❁...... دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے: واذکروا اللہ فی ایام معدودات (البقرہ ۲۰۳)۔ ''ان گنے ہوئے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو''۔

اس آیت کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ حج کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کرو، جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ گنے ہوئے دنوں سے مراد ثلثۃ ایام یوم الاضحی ویومان بعدہ اذبح فی ایھا شئت

Marfat.com

وافضلها اولها (تفسیر در منثور ۱/۲۳۴ فتح القدیر ۱/۲۰۶ تفسیر ابن کثیر ۱/۲۴۵)

(قربانی کے) تین دن ہیں، ایک عید کا دن اور دو اسکے بعد ان میں سے جسمیں تو چاہے ذبح کر لے لیکن پہلا دن افضل ہے

احادیث مبارکہ سے دلائل

احادیث مبارکہ کا مطالعہ کرنے سے جو چیز سامنے آتی ہے وہ بھی یہی ہے کہ قربانی صرف تین دن تک جائز ہے اس سے زیادہ نہیں۔۔۔

❁ ...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

الاضحیٰ یومان بعد یوم الاضحیٰ (مؤطا امام مالک ص ۴۹۷، سنن کبریٰ ۹/ ۲۹۷،)

عید قربان (۱۰ ذوالحجہ) کے بعد قربانی کے دو دن ہیں۔

❁ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ایام النحر ثلثة ایام اولهن افضلهن (عمدۃ القاری ۲۱/ ۱۴۸، مؤطا امام مالک ص ۴۹۷)

قربانی کے تین دن ہیں، پہلا دن سب سے افضل ہے۔

یاد رہے کہ وہابی حضرات کے معتبر و معتمد محدث ابن حزم نے حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ان دونوں احادیث کو متعدد سندوں سے ذکر کیا ہے۔ (محلی ابن حزم ۶/ ۴۰)

❁ ...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

الاضحیٰ یومان بعد یوم النحر (عمدۃ القاری ۲۱/ ۱۴۸)

یعنی قربانی کے تین دن ہیں، ایک ۱۰ ذوالحجہ کا اور دو دن اسکے بعد۔

اس سند کے متعلق امام طحاوی، علامہ ماردینی اور علامہ عینی نے فرمایا ہے کہ اس کی سند جید اور عمدہ ہے۔ (عمدۃ القاری ۲۱/ ۱۴۸، الجوہر النقی ۹/ ۲۹۶)

❁ ...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

الاضحی یوم النحر ویو مان بعدہ (زجاجۃ المصابیح ۱/۳۱۴،محلٰی بالاثار ۶/۴۰)

قربانی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ تک ہے۔

اس روایت کے متعلق محدث ابن حزم نے خود اقرار کیا کہ یہ سند صحیح ہے۔ (محلی ۶/۴۰)

❁...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **الاضحی ثلاثۃ ایام** (محلی ابن حزم ۶/۴۰)

قربانی کے صرف تین دن ہیں

امام حاکم اور علامہ ذھبی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ (مستدرک ۴/۸۱)

صحابہ کرام اور آئمۂ عظام کا مؤقف

امام نووی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم، اور امام اعظم، امام مالک، امام احمد علیہم الرحمہ سب کا موقف یہ ہے کہ قربانی کے صرف تین دن ہیں۔ (شرح مسلم نووی ۲/۱۵۲)

❁...... امام ابن قدامہ فرماتے ہیں

حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک اور بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہی مسلک ہے کہ قربانی تین دن ہے۔ اسی طرح امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام ثوری و دیگر حضرات کا اتفاق واتحاد ہے کہ قربانی کے صرف تین دن ہیں۔ (المغنی ۱۱/۱۱۴)

❁...... علامہ ابن ترکمانی بھی فرماتے ہیں

استذکار میں ہے کہ حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی مسلک ہے۔ مزید فرماتے ہیں

فقہآء نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ تیرہ ذوالحج کو (چوتھے دن) قربانی دنیا جائز نہیں ہے۔ (الجوہر النقی ۹/۲۹۷)

Marfat.com

وہابی علماء کا اقرار

چونکہ وہابی حضرات کا نظریہ ہے کہ قربانی چوتھے دن بھی سنت ہے، اور عیدقربان کے موقع پر ان حضرات کی طرف سے اشتہار بازی اور بیان بازی کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے لہذا پہلے ان حضرات کے نامور علماء وفضلاء سے صرف تین دن قربانی کا ثبوت دیا جائے گا اور بعد ازیں وہابی محققین کے قلم سے ثابت کیا جائے گا کہ چار دن قربانی پر جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں وہ نہایت کمزور، زبردست مجروح، اور نا قابل استدلال ہیں۔ ع

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی

عبیداللہ مبارکپوری کا اعتراف

وہابی حضرات کے شارح مشکوٰۃ عبیداللہ مبارکپوری رقمطراز ہیں: (عربی عبارت کا ترجمہ پیش خدمت ہے) اور یہی بات (کہ قربانی صرف تین دن ہے) حضرت علی، حضرت عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے جیسا کہ محلّٰی ابن حزم ۷/ ۳۷۷ میں ہے، اور ابن قیم وابن قدامہ حضرت امام احمد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار صحابہ کرام کا یہی مسلک ہے اور محدث اثرم نے حضرت ابن عباس سے بھی یہی مسلک نقل کیا ہے (مرعاۃ ۳/ ۳۶۴)

الیاس اثری کا اقرار

وہابی حضرات کے ایک عالم الیاس اثری، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی وہ روایات جن میں فرمایا گیا ہے کہ قربانی صرف تین دن تک ہے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

یہ تین اقوال .... سنداً صحیح و درست ہیں۔ (القول الانیق ص ۴۰)

Marfat.com

فتاوی علماء حدیث

وہابی حضرات کا معتبر و مستند فتاوی ''فتاوی علمائے حدیث'' میں تسلیم کیا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر خلیفہ اول اور حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ عنھما عمر بھر تین دن قربانی کے قائل رہے ہیں۔ (۳۴/۱۳)

علامہ ابن حزم کی تصحیح

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ''قربانی دس، گیارہ اور بارہ تاریخ تک ہے'' کے متعلق وہابی حضرات کے محقق علامہ ابن حزم لکھتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ (محلی ابن حزم ۶/۴۰)

ما حاصل :- ان چار وہابی علماء کی عبارات سے واضح ہوا کہ:

- حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ساری عمر صرف تین دن تک قربانی کے قائل رہے ہیں۔
- حضرت علی، حضرت ابوہریرہ، حضرت انس، حضرت عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم صرف تین دن تک قربانی کے قائل ہیں۔
- حضرت انس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث سنداً صحیح اور درست ہیں۔
- حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی صحیح ہے۔
- تین دن قربانی کا مسلک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موقف ہے۔

چوتھے روز قربانی کے دلائل کا تجزیہ

وہابی حضرات چوتھے دن قربانی پر چند دلائل پیش کرتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں ان کے دلائل پر تبصرہ اور ان کا تجزیہ خود انہی کے علماء و محققین کے قلم سے پیش کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

پہلی دلیل : قرآن کریم کی آیت کریمہ ''**واذ کروااللہ فی ایام معدودات**'' کے تحت حضرت ابن عباس کے حوالے سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ قربانی کے چار دن ہیں۔ جبکہ ان کے محقق اور مشہور قلمکار محدث ابن حزم ایسی روایات کے متعلق لکھتے ہیں کہ **لاادری لعله وهم** (محلی ابن حزم ۶/۴۰)

مجھے اس روایت کا علم قطعاً نہیں تقریباً یہ روایت وہم اور غلط فہمی ہے۔

دوسری دلیل: ''**کل ایام التشریق ذبح**'' یعنی تمام ایام تشریق قربانی کے ہیں۔ یہ روایت حضرت جبیر بن مطعم کے حوالے سے بیان کی جاتی ہے اور ہے۔

❁...... وہابیوں کے مایہ ناز امام، حافظ ابن قیم اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں لیکن یہ حدیث منقطع ہے، اسکا وصل ثابت نہیں ہوسکتا۔ مزید لکھتے ہیں: یہ روایت حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث سے مروی ہے اوراس میں انقطاع (اور خلل) ہے۔ (زادالمعاد ۱/۳۴۰)

❁...... وہابی محدث شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں:

امام احمد اور مصنف دار قطنی اور امام بیہقی نے اس حدیث کو سلیمان بن موسیٰ سے، اورانہوں نے حضرت جبیر بن مطعم سے، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ کی حضرت جبیر بن مطعم سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ (التعلیق المغنی ۴/۲۸۴)

❁...... حافظ ابن کثیر نے بھی اس حدیث پر یہی اعتراض کیا کہ راوی سلیمان بن موسیٰ کی حضرت جبیر سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (نصب الرایۃ ۳/۶۱)

❁...... علامہ وحید الزماں نے اس روایت کے ایک دوسرے راوی ابوحسین کے متعلق بھی لکھا ہے کہ انہوں نے بھی حضرت جبیر کا دور نہیں پایا اوران سے ملاقات

Marfat.com

نہیں کر سکا۔ (نورالھدایہ ترجمہ شرح وقایہ ج ۴)

❁...... وہابی عالم اسماعیل سلفی لکھتے ہیں:

جبیر بن مطعم کی حدیث مختلف طریق سے، مقطوع، مرفوع، ثقات، ضعاف سب سے مروی ہے، تمام طرق میں کچھ نہ کچھ نقص ہے۔ (فتاوٰی علماء حدیث ۱۳/۱۶۹)

مزید لکھتے ہیں:

جبیر بن مطعم کی حدیث استدلال کی بنیاد نہیں ۔ (فتاوٰی علماء حدیث ۱۳/۱۷۱)

یعنی یہ حدیث نہایت ضعیف اور زبردست کمزور ہے اس پر اس مسئلہ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

❁...... وہابی محقق محمد بشیر محدث سہسوانی نے زوردار الفاظ میں اس حدیث کے متعلق اپنا فیصلہ سنایا ہے:

ان کی دلیل حدیث جبیر بن مطعم ہے، جس میں زیادت ہے ''وفی کل ایام التشریق ذبح ''جمہور محققین نے تصریح کی ہے کہ یہ زیادت غیر محفوظ ہے۔اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے، اگر کسی طریق کو ترجیح دی جائے تو اضطراب رفع ہو جاتا ہے لیکن انقطاع باقی رہتا ہے، کیونکہ کوئی طریق راجح، انقطاع سے خالی نہیں ہے ۔ اور اگر کسی طریق کو ترجیح نہ دی جائے تو اضطراب ثابت رہتا ہے۔اگر کوئی شبہ کرے کہ حافظ نے تخریج ہدایہ میں لکھا ہے:

اخرجه الدار قطنی من وجهین آخرین موصولین فیهما ضعف انتهٰی۔

پس دونوں طریق کی وجہ سے اس حدیث کو تقویت ہو جائے گی تو جواب یہ ہے کہ یہ کوئی جدید طریق نہیں ہیں بلکہ موجبہ اضطراب میں جو سبب ضعف ہیں داخل ہیں ۔ اور اگر کوئی کہے کہ اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے یہی روایت ہے، یہ دونوں روایتیں حدیث جبیر بن مطعم کی سند کی تقویت کے لئے کافی ہیں تو جواب یہ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ وابوسعید موضوع ہیں یا شدید الضعف،

Marfat.com

اس لئے تقویت نہیں کر سکتی ہیں۔اور منقطع و مضطرب ،جمہور بلکہ کل محدثین کے نزدیک حجت نہیں ہیں۔(فتاویٰ علماء حدیث ۱۳/ ۱۷۸)

تیسری اورچوتھی دلیل: اس سلسلہ میں دو مزید روایتیں پیش کی جاتی ہیں جو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما کے نام سے ذکر کی جاتی ہیں۔ ان روایات کے متعلق مذکورہ بالا سطور میں مولانا بشیر سہوانی کے حوالے سے گزرا کہ

اولاً...... تو یہ روایات موضوع،من گھڑت اور جعلی ہیں

ثانیاً...... یہ شدید ضعیف اور کمزور ہیں جو قابل حجت نہیں ہیں۔

اس کے علاوہ وہابی محقق شمس الحق عظیم آبادی نے بھی ان روایات کو شدید ضعیف کہا اور پھر امام ابن ابو حاتم کے حوالے سے لکھا کہ اس اسناد کے ساتھ یہ رواتیں موضوع اور من گھڑت ہیں،جن کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔(التعلیق المغنی ۴/ ۲۸۴)

حاصل کلام: وہابی حضرات کے تبصرہ جات سے واضح ہوا کہ چوتھے دن قربانی کے متعلق جو دلائل پیش کئے جاتے ہیں،ان کی حقیقت یہ ہے کہ یہ

- ...... وہم اور غلط فہمی کا نتیجہ ہیں۔
- ...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت کا متن غیر محفوظ ہے
- ...... اسکی سند مضطرب و منقطع ہے
- ...... اس کے راویوں کی حضرت جبیر سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔
- ...... اسکی کوئی سند درست اور صحیح نہیں۔
- ...... ہر سند اور طریق میں کچھ نہ کچھ نقص اور خرابی ضرور ہے۔
- ...... اس روایت پر قطعاً بنیاد نہیں رکھی جاسکتی۔
- ...... حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو سعید کے حوالہ سے پیش کردہ روایات بالکل ضعیف، کمزور، موضوع اور من گھڑت ہیں۔

چنانچہ جن روایات پر اس قدر اعتراضات وتنقیدات ہوں ایسی روایات کے پیش

Marfat.com

نظر صحیح احادیث کو ترک کر کے چوتھے دن قربانی کے جواز کا فتویٰ کیسے دیا جا سکتا ہے؟

چوتھے دن قربانی سنت نہیں

1...... وہابی حضرات کے شیخ الکل، فی الکل، مفتی اعظم ابوالبرکات احمد کا ایک فتویٰ درج کیا جا رہا ہے جو اس سلسلہ کی ایک فیصلہ کن تحریر ہے۔

کسی سائل نے ان سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی جان بوجھ کر چوتھے دن قربانی کرتا ہے، اور دلیل یہ دیتا ہے کہ چوتھے دن قربانی سنت ہے، لہذا میں سنت کو زندہ کرتا ہوں، اور سنت کو زندہ کرنے والے کو سو شہید کا ثواب ملتا ہے۔ آپ بتائیں! کیا وہ آدمی سنت کو زندہ کر کے سو شہید کے ثواب کا حقدار ہے یا نہیں؟۔۔۔ اس سوال کے جواب میں مفتی ابوالبرکات احمد نے ایسے آدمی کی سخت تردید کی جو چوتھے روز قربانی کو سنت کہتا ہے اور کہا

اس آدمی کا عمل نبی ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں

"نبی اکرم ﷺ نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی لہذا یہ آپ کی سنت نہیں ہے اور مردہ سنت کو زندہ کرنے والی بات غلط ہے اور جاہلوں والی بات ہے، جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص ۲۸۰)

2...... شیخ الحدیث والتفسیر حافظ الیاس اثری لکھتے ہیں:

یہ بات ملحوظ رہے کہ یوم النحر ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کی قربانی افضل، اعلیٰ اور اولیٰ ہے" اور آنحضرت ﷺ کی دائمی سنت اور زندگی کا معمول ہے (بخاری۔ القول الانیق ۳)

3...... شیخ الحدیث مولوی محمد اعظم لکھتے ہیں:

"قربانی عید کے دن افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ہمیشہ عمل یہی تھا کہ آپ نے عید کے دن ہی قربانی کی بلکہ سو اونٹ کی قربانی بھی آپ نے پہلے دن ہی کی، اس لئے افضل پہلا دن ہے"۔ (مسائل قربانی ص ۳۹)

گفتگو کا نتیجہ ان تین جید وہابی علماء و محققین کی عبارات سے یہ نتیجہ نکلا کہ:

Marfat.com

- پہلے دن قربانی کرنا افضل، اعلیٰ اور اولیٰ ہے۔
- حضور ﷺ کی دائمی سنت اور ہمیشہ کا معمول پہلے دن قربانی کرنا ہے۔
- سواونٹ کی قربانی بھی حضور ﷺ نے پہلے دن ہی فرمائی تھی۔
- جو آدمی چوتھے دن قربانی کرے اس کا عمل حضور ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔
- حضور اکرم ﷺ نے تیسرے اور چوتھے دن کبھی بھی قربانی نہیں کی۔
- چوتھے دن کی قربانی کرنا آپ کی سنت نہیں بلکہ خلاف سنت ہے۔
- چوتھے دن قربانی کو سنت کہہ کر سنت کو زندہ کرنے کا دعویدار غلط بات کرتا ہے
- کیونکہ جب چوتھے دن قربانی سنت ہی نہیں تو وہ کس سنت کو زندہ کرے گا؟
- ایسا آدمی جاہلوں والی بات کرتا ہے۔
- چوتھے دن قربانی کو سنت کہنا ایسی بات ہے جس کے پیچھے کوئی دلیل نہیں ہے۔

مخلصانہ گذارش

اگر مان بھی لیا جائے کہ چوتھے دن قربانی کے دلائل ضعیف اور کمزور نہیں۔ تو بھی احتیاط اسی میں ہے کہ قربانی انہی دنوں میں کی جائے جن دنوں کے متعلق سب حضرات کا اتفاق ہے، اور وہ صرف پہلے تین دن ہیں۔ اس اختلاف کی وجہ سے چوتھا دن کم از کم مشکوک ضرور ہو جاتا ہے۔ لہذا اتنی رقم خرچ کر کے، اتنی محنت وکوشش اور جانوروں کی اسقدر خدمت وتواضع کے بعد بھی اگر قربانی شک وشبہ کی نظر ہو جائے تو یہ محنت، یہ کوشش، یہ خدمت اور اتنی رقم کس کام آئی؟

لہذا خوب سوچ لیں! کہیں آپ کی قربانی ضائع نہ ہو جائے۔

؎ میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

Marfat.com

کیا قربانی واجب ہے؟

فقہاء ومحدثین کے اقوال

عید قربان کی قربانی کے متعلق آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ میں وارد شدہ ترغیب وترہیب اور تاکید وتشدید کے پیش نظر امت مسلمہ کے جلیل القدر فقہاء ومحدثین، مفسرین ومحققین میں بعض اسکے وجوب کے قائل ہیں اور بعض سنت مؤکدہ ہونے کے۔

❁...... حضرت امام نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

امام ربیعة الرائی، امام اوزاعی، امام ابوحنیفہ اور امام لیث بن سعد یہ فرماتے ہیں ''ھی واجبة'' قربانی واجب ہے ہر اس شخص پر جو مالدار ہو۔ بعض مالکی فقہاء بھی اسی بات کے قائل ہیں، امام اوزاعی بھی مالدار پر قربانی کو واجب قرار دیتے ہیں۔ (نووی شرح مسلم ۲/۱۵۳)

❁...... علامہ بدرالدین بعلی حنبلی فرماتے ہیں:

امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے قربانی کے متعلق دو قول ہیں جن میں ایک قول قربانی کے وجوب کا ہے۔ (مختصر الفتاوی المصریہ ص ۵۲۲)

❁...... امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی شافعی نے حضرت امام ابراہیم نخعی کے متعلق بھی نقل کیا کہ آپ بھی وجوب قربانی کے قائل ہیں۔ (معالم السنن ۴/۹۴)

❁...... حافظ ابن رشد مالکی نے امام مالک سے ایک روایت قربانی کے وجوب کی نقل کی ہے جیسا کہ امام ابوحنیفہ اس کے وجوب کے قائل ہیں۔ (ہدایۃ المجتھد ۱/۴۴۸)

❁...... شمس الائمہ سرخسی حنفی فرماتے ہیں:

ہمارے (احناف کے) نزدیک امیروں اور اقامت گزینوں (جو مسافر نہیں) پر قربانی واجب ہے ......اس سلسلے میں ہماری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

Marfat.com

''فصل لربک وانحر'' ''آپنے رب کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے۔(یہ حکم ہے) اور امر، جوب کا تقاضا کرتا ہے۔نیز نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس گنجائش ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔قربانی نہ کرنے پر وعید (دھمکی) کا ہونا اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب قربانی واجب ہو۔

(المبسوط ۲/۹،۸،شرح صحیح مسلم ۶/۱۲۹از علامہ سعیدی)

❁ ...... حضرت محدث ملاعلی قاری فرماتے ہیں:

امام مالک ،امام شافعی ،امام احمد بن حنبل اور امام ابوحنیفہ کے دونوں شاگرد (امام ابویوسف وامام محمد) اس بات کے قائل ہیں کہ قربانی سنت موکدہ ہے، جبکہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ خود اس کے وجوب کے قائل ہیں،اور آپ اقامت (اپنے شہر میں ہونا) اور نصاب (اتنا مال کہ جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے) کو وجوب قربانی کے لئے معتبر مانتے ہیں۔حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے مدینہ منورہ میں مسلسل دس سال تک قربانی دی ہے،اور آپ نے ان صحابہ کرام کو قربانی لوٹانے کا حکم دیا جنہوں نے عید کی نماز سے قبل جانور ذبح کرلیے تھے۔آپ کا انہیں دہرانے کا حکم دینا وجوب پر دلالت کرتا ہے۔اس کے علاوہ یہ دلیل بھی وجوب قربانی کی غماز ہے کہ حضور ﷺ نے اعلان فرمادیا کہ جو آدمی طاقت ووسعت کے باوجود قربانی نہیں کرتا وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔(مرقاۃ شرح مشکوۃ ۳/۳۰۲)

غیر مقلد علماء کی آراء

غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنے فتاوٰی میں اور قاضی شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار ۵/۱۱۸ پر بھی قربانی کے وجوب پر آئمہ مجتہدین ،فقہآء ومحدثین کے اقوال مبارکہ نقل کئے ہیں۔

❁ ...... وہابی حضرات کے ترجمان ''ماہنامہ الدعوۃ''میں ،حافظ سیف اللہ نے

Marfat.com

قربانی اور اس کا سبق کے عنوان سے مضمون لکھا جسمیں یہ بات واضح کی کہ۔
''مضبوط و محکم دلائل کی رو سے اہل استطاعت کے لئے قربانی وجوب کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ (مجلہ الدعوہ، بابت ۱۹۹۲)

❀ وہابی حضرات کے مجتھد العصر حافظ عبداللہ روپڑی تو قربانی کو اسقدر ضروری سمجھتے ہیں کہ قرض لے کر قربانی کرنی پڑے تو تب بھی قربانی کرے۔

(فتاوی اہلحدیث ص ۲/۸۰)

مسافر کی قربانی

صحاح ستہ میں مسافر کے متعلق دو طرح کی روایات ملتی ہیں۔ بعض میں یہ ذکر ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اور صحابہ کرام نے حالت سفر میں بھی قربانی دی ہے۔

جیسا کہ روایات گزر چکی ہیں اور بعض روایات میں یہ بات بھی موجود ہے کہ صحابہ کرام حالت سفر میں قربانی نہیں کرتے تھے۔

(مصنف عبدالرزاق ۴/۳۸۳، ۳۸۲، نصب الرایہ ۴/۲۱۱)

ان روایات کی تطبیق یوں کی جاسکتی ہے کہ مسافر پر قربانی واجب نہیں لیکن اگر کر لے تو ثواب پائے گا۔

نوٹ: قربانی صرف مرد پر ضروری نہیں اگر کوئی عورت طاقت، وسعت اور دولت رکھتی ہے تو قربانی کا حکم اس پر بھی عائد ہوگا۔

قربانی، صرف جانور کا خون بہانے سے ادا ہوگی

قربانی کے متعلق یہ بات لازم ہے کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی صرف اسی صورت میں ہوگی کہ جانور خدا کے نام پر ذبح کیا جائے، اگر کوئی آدمی جانور خریدنے کی بجائے اتنی رقم امداد، جہادرفاہی امور کے لئے کسی کو دے دیتا ہے تو اس کی قربانی قطعاً ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰات کے سراسر خلاف ہے۔

Marfat.com

❁…… حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دسویں ذوالحجہ کو ابن آدم (مسلمان) کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک خون بہانے (قربانی) سے زیادہ پیارا نہیں۔ (ترمذی ا/ص ۱۸۰، ابن ماجہ ص ۲۳۳)

❁…… دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

عید قربان کے دن جو رقم قربانی کیلئے خرچ کی جاتی ہے اس سے زیادہ کوئی رقم اللہ کو محبوب نہیں۔ (مجمع الزوائد ۴/ ۲۰، الترغیب والترہیب ۲/ ۱۵۵)

❁…… ایک اور مقام پر ارشاد ہے

عید کے دن سب سے پہلا کام نماز کے بعد قربانی ہے، جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس نے ہماری سنت کو پالیا۔ (بخاری ۲/ص ۸۳۲)

اگر بعض نادانوں کے بقول جانوروں کو ذبح کرنا ظلم وستم اور جان تلفی ونسل کشی ہوتا تو محبوب جہاں، رحمت عالمیاں، چارہ گر بیکساں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کبھی یہ عمل نہ کرتے۔ آپ کا اس عمل کو دائمی اپنانا اس بات پر واضح دلیل ہے کہ جانوروں کو ذبح کرنا ہی قربانی ہے اور یہ عمل ظلم وستم اور جان تلفی اور فضول خرچی کے زمرے میں ہرگز نہیں آتا۔

قربانی ایک اسلامی یادگار ہے

ہر قوم کے کچھ شعار اور کچھ علامات ہوتی ہیں، ان کی اہمیت وضرورت کے پیش نظر سالہا سال گزر جانے کے باوجود انہیں برقرار وسلامت رکھا جاتا ہے، اس وقت اس یادگار پر خرچ ہونے والی رقم کو نہیں دیکھا جاتا، مثلاً ہمارے ملک پاکستان کے سرکاری مراکز اور تعلیمی اداروں پر جو لاکھوں کی تعداد میں جھنڈے لہرائے جاتے ہیں، علاوہ ازیں ملکی، ملی اور تاریخی یادگاروں پر استعمال ہونے والی دولت ہرگز ضائع نہیں تو اسلامی، دینی اور ایمانی یادگاروں پر خرچ ہونی والی دولت بھی قطعاً فضول وبیکار نہیں بلکہ اللہ کی خوشنودی، حضور کی تابعداری اور دونوں جہاں میں سرخروئی کا باعث ہے۔

Marfat.com

قربانی نسل کشی نہیں

قربانی ایک موت نہیں بلکہ ایک حیات ابدی کا نام ہے قربانی دینے والے مرتے نہیں بلکہ ایک لاشعوری حیات سے سرفراز ہو جاتے ہیں جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ جانور ذبح کرنے سے نسل ختم ہو جاتی ہے تو یہ مفروضہ بھی مبنی برنادانی ہے کیونکہ عام مشاہدہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ قربانی دینے کے علاوہ سارا سال حلال گوشت کی غرض سے جانوروں کے ذبح ہونے کے باوجود آج تک قربانی کے جانوروں میں کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ قدرتی طور پر دن بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔

قربانی صرف مکہ سے خاص نہیں

قرآن اور حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ قربانی صرف مکہ مکرمہ سے خاص نہیں مسلمان جس خطے اور جس علاقے میں بھی ہوں انہیں قربانی کا فریضہ ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ

فصل لربک وانحر (الکوثر۲) کا یہ حکم صرف حضور اکرم ﷺ کو نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کو کے لئے عام ہے۔

اس صریح حکم میں تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں نہ تو قربانی کو مکہ مکرمہ سے مقید کیا گیا ہے اور نہ حاجی سے خاص کیا گیا۔

اسی طرح احادیث مبارکہ میں یہ بات روز روشن سے زیادہ واضح ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اور صحابہ کرام نے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور دیگر علاقوں میں قربانی فرمائی ہے۔

❁ ...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اکرم ﷺ نے بنو رزیق (انصار مدینہ کا ایک قبیلہ) کی گلی کے اس

Marfat.com

کنارے پر قربانی فرمائی جو اس قبیلہ کی طرف آتا تھا۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۵)

❀...... حضرت کلیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام کا ایک وفد فارس کے علاقہ میں کفار سے جنگ لڑ رہا تھا کہ قربانی کے دن آ گئے ہمیں پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ ہمیں سال بھر عمر کی بکریاں دستیاب نہ ہوسکیں، تو حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اگر بکریاں نہیں ملتیں تو کیا حرج؟ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ چھ ماہ سے زائد عمر کے دنبہ کی قربانی بھی جائز ہے، لہذا اس کی قربانی کرلو! (مستدرک ۴/۲۲۶، نسائی ۲/۱۹۷، سنن کبری ۹/۲۷۰)

ذبح کے آداب

ذبح کرنے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان، عاقل اور بالغ ہو، اگر بچہ سمجھ دار ہو تو وہ بھی ذبح کرسکتا ہے۔ اگر قربانی دینے والا ذبح کے طریقے کو بخوبی جانتا ہو تو خود ذبح کرے، ورنہ کسی متقی، پرہیز گار اور نیک سیرت آدمی سے ذبح کرائے، اور قربانی دینے والا آدمی، جانور کے قریب کھڑا ہو کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے دست مبارک سے اپنی قربانی ذبح فرمایا کرتے تھے اور جب آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قربانی کو ذبح فرمانے کا ارادہ فرمایا تو انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی قربانی کے قریب کھڑی ہو جائیں۔ جانور کو بھوکا پیاسا ذبح نہ کریں، چھری وغیرہ کو اچھی طرح تیز کرلیا جائے تاکہ جانور کی رگیں آسانی سے کٹ جائیں، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری یا ذبح کے آلہ کو اچھی طرح تیز کرلو اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ (مسلم ۲/۱۵۲، ابوداؤد ۲/۳۳، ترمذی ۱/۱۸۱، ابن ماجہ ۲۳۶)

اور یہ احتیاط ملحوظ رکھی جائے کہ جانور کو لٹانے سے پہلے چھری کو تیز کیا جائے۔ ایک آدمی بکری کو لٹا کر چھری تیز کرنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سختی سے ڈانٹا کہ اس بے چاری کو کتنی موتیں دے گا؟ جانور لٹانے سے پہلے چھری تیز کیا

Marfat.com

کرو۔ (مستدرک ۴/۲۳۱، مجمع الزوائد ۴/۳۳)

بلکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کو سزا دی جس نے ایک طرف بکری کو دبا رکھا تھا اور دوسری طرف چھری تیز کر رہا تھا۔ (مؤطا امام مالک)

کیا عورت ذبح کرسکتی ہے ؟

اگر عورت ذبح کے طریقہ کو بخوبی جانتی ہو تو وہ جانور ذبح کرسکتی ہے۔
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادیوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خود جانور ذبح کیا کریں۔ (بخاری ۲/۸۳۴، فتاویٰ نوریہ ۳/ ۴۰۸)

ذبح کا طریقہ

مذکورہ بالا آداب کے بجالانے کے بعد جانور کو پکڑیں اور بائیں پہلو پر لٹا کر اسے قبلہ رخ کرلیں۔ اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر جلدی سے اس کے گلے کی رگیں کاٹ دیں۔۔۔ مندرجہ ذیل چار رگوں کا کٹنا ضروری ہے۔

حلقوم: وہ رگ جس کے ذریعہ سانس آتا جاتا ہے۔

مری: وہ رگ جس کے ذریعہ خوراک اندر جاتی ہے۔

ودّجان : گردن کے اردگرد خون کی دو رگیں۔

جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الذکاۃ مابین اللّبۃ واللحیتین (دارقطنی ۵۴۴)

دو جبڑوں اور سینہ کے بالائی حصہ کی درمیانی جگہ کا کاٹنا ذبح ہے۔

مستحب یہ ہے کہ گائے، بکری، دنبہ اور مینڈھا وغیرہ ذبح کیا جائے اور اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کیا جائے۔

ذبح کے وقت کی دعا

ذبح سے قبل یہ دعا پڑھی جائے:

Marfat.com

انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انامن المشرکین ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له و بذالک امرت وانا من المسلمین اللهم لک و منک

پھر بسم الله والله اکبر پڑھکر ذبح کر دیں۔۔۔اس کے بعد یہ دعا پڑھیں: اللهم تقبل منی

اگر کسی اور کا جانور ذبح کر رہے ہوں تو پھر یہ پڑھیں اللھم تقبل من (فلاں) من کے بعد قربانی دینے والے کا نام ذکر کریں۔

کھال کب اتاریں؟

جب جانور کی حرکت رک جائے اور سانس کا سلسلہ ختم ہو جائے تب اس کی کھال کو اتارا جائے۔اس سے پہلے کھال ہرگز نہ اتاریں۔۔۔کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کا سانس بند ہونے سے پہلے اسکی کھال اتارنے اور اسکا گوشت بنانے سے منع فرمایا ہے۔(نصب الرایۃ ۱۸۹/۴،ابوداؤد ۳۴/۲)

❁...... قربانی کا جانور، ذبح سے قبل یا ذبح کے وقت بچہ جن دے تو اسے بھی ذبح کر دیا جائے۔اس بچے کا گوشت استعمال کرنا بالکل درست اور صحیح ہے۔صحابہ کرام کی جماعت کا یہی فتویٰ ہے۔(ابوداؤد ۳۴/۲۔۳۵،ترمذی ۱۹۱/۱،ابن ماجہ ۲۳۸،مستدرک ۱۱۴/۴)

گوشت کی تقسیم

جب گوشت تقسیم کیا جائے تو اس میں اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ اونٹ اور گائے میں جو سات افراد شریک ہیں وہ ان کے گوشت کو سات حصوں میں برابر تقسیم کریں ......بہتر یہ ہے کہ ترازو وغیرہ سے وزن کر کے شرکاء میں بانٹ لیں۔۔۔بھیڑ، بکری یا دنبہ کی قربانی دینے والے،اور گائے یا اونٹ سے اپنا حصہ لینے والے کو مکمل اختیار ہے کہ اگر اس کے اہل وعیال زیادہ ہیں تو وہ سارا گوشت گھر بھی رکھ سکتا ہے۔لیکن مستحب یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کر لیئے جائیں، ایک

Marfat.com

حصہ گھر والوں کے لئے ،دوسرا حصہ دوست واحباب کو بھیج دیا جائے اور ایک حصہ غرباء ومساکین میں تقسیم کر دیا جائے۔

قربانی کا گوشت خود کھانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فکلوا منها و اطعموا القانع و المعتر (الحج ۳۶)

(قربانی کے جانوروں کا گوشت) خود بھی کھاؤ فقیروں اور محتاجوں کو بھی کھلاؤ۔

اس آیت سے جہاں یہ واضح ہوگیا کہ قربانی کا گوشت غریبوں اور فقیروں کو بھی کھلانا چاہئے وہاں یہ بھی واضح ہوا کہ قربانی کرنے والا آدمی خود بھی اپنی قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے۔

❀...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ نے دوران سفر ایک قربانی فرمائی تو مجھے اس کا گوشت بنانے کا حکم فرمایا۔ میں مدینہ منورہ واپس آنے تک وہ گوشت آپ کو کھلاتا رہا۔ (مسلم۲/۱۵۰،ابوداؤد۲/۳۳)

❀...... اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں ہم لوگ قربانی کے گوشت کو نمک لگا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تو آپ اسے تناول فرماتے تھے۔ (بخاری ۲/۸۳۵)

❀...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور ﷺ کے حکم کے مطابق میں نے ہر اونٹ کا تھوڑا تھوڑا حصہ لیا ،اسے ہنڈیا میں پکا کر آپ کی بارگاہ میں پیش کیا تو اسے صحابہ کرام اور حضور اکرم ﷺ نے مل کر کھایا اور شوربے کا ذائقہ پسند کیا۔ (ابن ماجہ ص ۲۳۵)

جانور کی کھال اور دیگر اشیاء کا حکم

قربانی کے جانور کو آمدنی کا ذریعہ قطعاً نہیں بنانا چاہئے۔اسکی کسی چیز کو ہرگز بیچا نہ جائے ۔۔۔ اگر کوئی چیز غلطی سے بیچ دی گئی ہو تو اس کی قیمت کو اپنے

Marfat.com

پاس نہ رکھے بلکہ غریبوں کو صدقہ کردے۔۔۔ اگر اسکے بال کٹوائے جائیں تو انہیں بھی فروخت نہ کرے۔۔۔اسی طرح اس کی جلّ ،لگام اور گلے میں ڈالا ہوا پٹہ، پاؤں میں ڈالے ہوئے گھنگھرو اور دیگر تمام اشیاء کو صدقہ کردے۔۔۔ جانور کی کھال بھی صدقہ کردی جائے۔۔۔

❁...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من باع جلد اضحیتہٖ فلا اضحیۃ لہ (سنن کبریٰ ۹/۲۹۴، نصب الرایۃ ۴/۲۱۸، مستدرک ۲/۳۸۹)

جس نے اپنی قربانی کی کھال کو بیچا اس کی قربانی نہیں ہوگی۔

❁...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ جانور کی کھالیں اور لگامیں وغیرہ صدقہ کرو۔ (بخاری نصب الرایۃ ۴/۲۱۹)

❁...... قربانی کے جانور کی کوئی چیز بھی فروخت نہ کی جائی۔ (بیہقی ۹/۲۹۴)

❁...... فقہآء کے نزدیک قربانی کے گوشت اور کھال کا ایک ہی حکم ہے۔ (الہدایہ) جس طرح گوشت غریب، مسکین اور امیر کبیر آدمی کو دیا جا سکتا ہے یونہی جانور کی کھال بھی غریبوں کی طرح امیروں کو بھی دی جاسکتی ہے۔۔۔ مسجد میں بھی قربانی کی کھال دینا جائز ہے۔۔۔اور امام مسجد وخطیب کو بھی بطور ہدیہ دی جاسکتی ہے بطور اجرت یا تنخواہ نہیں۔۔۔ اگر اجرت یا تنخواہ کے طور پر دی جائے گی تو قربانی نہ ہوگی۔

❁...... جانور کی کھال ذبح کرنے والے شخص کو ذبح کی اجرت کے طور پر ہرگز نہ دیں۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قربانی کی کھال کو نہ بیچو اور ذبح کرنے والے آدمی کو کھال اجرت میں نہ دو!۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جس آدمی سے ذبح کراتے تھے اسے اپنی طرف سے اجرت الگ دیتے تھے۔ (نصب الرایۃ ۴/۲۱۹)

گوشت ذخیرہ کرنا

بہتر تو یہی ہے کہ قربانی کا گوشت جمع نہ کیا جائے بلکہ دوست واحباب

Marfat.com

اور غرباء میں تقسیم کر دیا جائے ،لیکن اگر کوئی شخص اپنے اہل وعیال کیلئے گوشت جمع کرنا چاہے تو شرعی لحاظ سے وہ گوشت ذخیرہ کرسکتا ہے۔ابتداء میں حضور اکرم ﷺ نے تین دن سے زائد دنوں تک گوشت رکھنے سے منع فرمایا تھا اور آئندہ سال اجازت فرمادی کہ اگر کوئی مسلمان تین دن سے زائد دنوں تک گوشت جمع کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔۔۔ملاحظہ ہو!

❁ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ تین دن کے بعد گوشت نہیں کھا سکتے ،اسکے بعد دوسرے سال فرمایا اپنی قربانیوں کا گوشت کھا بھی سکتے ہو،جمع بھی کر سکتے ہو اور ذخیرہ بھی بنا سکتے ہو۔(مسلم ۲/ ۱۵۸،مستدرک ۴/ ۲۳۲)

❁ ...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :رسول پاک ﷺ نے مدینہ منورہ کے باشندوں کوارشاد فرمایا :اے اہل مدینہ !تین دن کے بعد گوشت نہ کھایا کرو۔تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا :حضور!ہمارے اہل وعیال ہیں ، خادم اور تعلق دار ہیں (ہمیں تین دن سے زیادہ کی اجازت مل جائے)تو آپ نے فرمایا:

كلوا واطعموا واحسبوا وادخروا (مسلم ۲/ ۱۵۸،مستدرک ۴/ ۲۳۲)

کھاؤ ،کھلاؤ جمع کرو ذخیرہ بناؤ (تمہیں اجازت ہے)

❁ ...... اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ ،حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت نبیشہ ھذلی رضی اللہ عنہم سے مروی روایات کامفہوم بھی یہی ہے کہ جب حضور ﷺ کی طرف سے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے پر پابندی عائد ہوئی تو اگلے سال صحابہ کرام نے عرض کیا: حضور !پچھلے سال والی پابندی اس سال بھی قائم ہے یا نہیں ؟ تو آپ نے فرمایا:اس سال لوگوں کو گوشت کی تنگی تھی اب فراخی اور وسعت پیدا ہوچکی ہے لہذا اب وہ پابندی اٹھالی گئی ہے ،تمہیں اجازت ہے قربانی کا گوشت کھاؤ ،کھلاؤ اور ذخیرہ بھی بنا سکتے ہو۔(بخاری ۲/ ۸۳۵،ابوداؤد ۲/ ۳۲_۳۳)

Marfat.com

پورے گھر کی طرف سے اجتماعی قربانی

اگر خاندان کا سربراہ ایک ہو، سب کا مال ودولت ایک آدمی کے ہاتھ ہو، اورسب کا خزانہ اکٹھا ہوتو گھر کا سربراہ اپنے تمام اہل وعیال کی طرف سے صرف ایک قربانی کرسکتا ہے۔(اگر علیحدہ علیحدہ خزانہ ہوگا تو پھر ہر ایک پر الگ الگ قربانی ضروری ہوگی)

جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع اپنی آل اوراپنی ازواج کی طرف سے جانور ذبح فرمائے تھے۔اورآپ ایک دنبہ اپنی طرف سے اوراپنی امت اورآل کی طرف سے ذبح فرمایا کرتے تھے۔

میت کی طرف سے قربانی

گذشتہ احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ قربانی کے ثواب میں فوت شدگان کوشامل کرنے کے دوطریقے ہیں۔

1...... جانورخرید کراپنے کسی بھی فوت شدہ رشتہ دارکی طرف سے قربانی کی جائے اوراس کا ثواب مرنے والے کو پہنچادیا جائے۔اگر جانور پرکسی فوت شدہ بزرگ، عزیز اور رشتہ دارکا نام ذکر کیا جائے تو اس سے جانورحرام نہیں ہوتا۔اگر غیر اللہ کا نام آجانے سے جانور حرام ہوجاتا تو حضور اکرم ﷺ قربانی کے جانوروں پر اپنا، اپنی آل اوراپنی امت کا نام ہرگز نہ لیتے۔۔۔

یادرہے یہ طریقہ تب اپنایا جائے گا جب آدمی پہلے اپنی طرف سے جانورقربانی کرے اسکے بعد اگر وسعت اورطاقت ہوتو پھرکسی بھی بزرگ یارشتہ دار کی طرف سے قربانی کی جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔

2...... دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی قربانی ذبح کررہا ہے اس کہ ثواب میں اپنے کسی بزرگ یارشتہ دارکوشامل کرلے،اورعرض کرے اے اللہ! یہ قربانی میری

Marfat.com

طرف سے اور میرے فلاں، فلاں، عزیز، بزرگ اور رشتہ دار کی طرف سے قبول فرما!۔۔۔ اگر اس قربانی میں ساری امت کو بھی شامل کر لے تو بھی جائز اور درست ہے۔۔۔ یہ دونوں طریقے حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہیں۔

اشیاء خورد و نوش پر تلاوت

حضور اکرم ﷺ نے قربانی کے جانور پر آیات قرآنیہ کی تلاوت بھی فرمائی ہے مثلاً: انی وجّهت وجهی للذی الخ اور انّ صلوتی ونسکی الخ وغیرہ۔ جس سے واضح ہوا کہ کھانے وغیرہ پر قرآن کی تلاوت کرنا برکت کا سبب ہے۔ اس کی مخالفت کرنا سراسر نادانی ہے۔

حرف آخر

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو خلوص، پیار اور محبت وعقیدت سے قرآن وسنت کی روشنی میں قربانی جیسا مبارک عمل سرانجام دینے کی توفیق عنائت فرمائے اور اپنے محبوب، طالب ومطلوب ﷺ کی طفیل تمام مسلمانوں کی قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے!۔۔۔ اللّٰھم آمین۔۔۔

بحق سید المرسلین علیه التحیة والتسلیم

Marfat.com

Marfat.com

إن الدين عند الله الإسلام

الصلوٰة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

Marfat.com

ان الدین عند الله الاسلام

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

Marfat.com